



مسک  
الہند  
کاڈائی

لاہور  
الہند  
کاڈائی

پنجاب  
الہند  
کاڈائی

حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

شمارہ: 32

۵ تا ۱۱ ذیقعد ۱۴۳۶ھ 21 تا 27 اگست 2015ء

جلد: 46

# سیلابی تباہ کاریاں

## اہل بصیرت کے لیے غور و فکر کا مقام

عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں  
قدیم و تعلیم اور کتابتِ حدیث!

کامیابی کا تصور اور  
فانی زندگی کی حقیقت!



اخلاقی و فکری بحران

- عورت کا طلاق نامہ کو پھاڑ دینا.....!؟
- ایام حیض میں کمی بیشی.....!؟
- مسئلہ طلاق.....!؟

نوجوان نسل کی رہنمائی کے لیے امام حرم کی نصیحت آموز باتیں!



## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

## ایک موقع اور

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اٰیْتِیْکُمْ الْعَذَابَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ﴾ (الزمر)

”تم اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کا رویہ اپناؤ اس سے پہلے کہ تمہاری طرف عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔“

اللہ تعالیٰ نے اس فانی دنیا کو دارالامتحان قرار دیا ہے۔ تاکہ وہ اپنے مطیع فرماں، محسنین و متقین بندوں کو ان لوگوں سے متمیز کر دے جو اس دنیا میں رہتے ہوئے اللہ کی بیش بہا نعمتوں سے مستفید ہونے کے باوجود اس کے سامنے سجدہ شکر نہیں کرتے اس رب کائنات کے احسانات کے عوض اس کی بندگی کرنے کی بجائے شیطان کے پیچھے لگتے ہیں اور اپنی خواہشات کے غلام بن کر ہدایت ربانی اور تعلیمات محمدی ﷺ سے اعراض کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا شمار اللہ تعالیٰ نے مجرمین میں کیا ہے۔ ان مجرمین کو اس امتحان کے نتیجے کے دن الگ کر کے کھڑا کیا جائے گا۔ تاکہ ان کی سرکشی اور شیطان دوستی اور احسان فراموشی کی سزا دی جاسکے:

﴿وَ اَمَّا زُوا النِّیْمِ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اَلَمْ اَعْهَدْ اَیْکُمْ لِیَبِیْئَ اَدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝﴾ (یس)

”اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول و قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

بے مروت، سرکش، نافرمان، امتحان کے نتیجے سے لاپرواہ اور غافل انسان امتحان کے نتیجے کے دن اس وقت بہت پچھتائے گا جب وہ ناکامی کی صورت میں اپنا انجام دیکھ رہا ہو گا تب وہ اللہ تعالیٰ سے ایک اور موقع کے لیے درخواست کرے گا:

﴿و کُوْنٰی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاکِسُوْا رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا لَعَلَّآ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (السجدة)

”کاش! آپ دیکھتے کہ جب گناہ گار لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے (جہنم کو) دیکھ لیا اور (اپنا برا نتیجہ) سن لیا، اب تو اگر ہمیں واپس لوٹا دے تو ہم نیک اعمال کریں گے۔“

لیکن وہاں مہلت کا وقت ختم ہو چکا ہوگا، وہ صرف اور صرف فیصلہ کا وقت ہوگا اس لیے انہیں سوائے مایوسی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا:

﴿اَوْ لَعْنَتْکُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْہِ مِنْ تَذٰکُرٍ﴾ (فاطر: 37)

”کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتے تھے۔“

انسان کو چاہیے کہ وہ اس پچھتاوے سے بچنے کا سامان اس دنیا میں ہی کرے۔ ورنہ موت کے بعد اس کے پاس عمل صالح کا کوئی موقع نہیں ہوگا۔

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

## لباس میں مشابہت

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ"] (ابوداؤد)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا سہا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کا سہا لباس پہنتی ہے۔“ (ابوداؤد)

لباس انسان کی شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔ عمدہ اور صاف ستھرا لباس پہننے والا انسان قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ قیمتی اور فاخرہ قسم کا لباس ہو بلکہ صاف ستھرا اور مناسب لباس زیب تن کیا جائے۔ اللہ نے اگر مالی وسائل دیئے ہیں تو اس کی نعمت کا اثر بندے پر نمایاں نظر آنا چاہیے۔ لباس کا مقصد جھوٹی عزت بنانا نہیں بلکہ ستر پوشی ہے اور اگر لباس پہننے کے باوجود جسم کے اعضاء جنہیں چھپانا لازم ہے نظر آتے ہیں تو وہ لباس لباس نہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سی عورتیں لباس پہننے کے باوجود گنگی ہیں۔ وہ ایسی خواتین ہیں جو بہت باریک لباس پہنتی ہیں جس سے واضح طور پر نظر آتا ہو یا اتنا تنگ ہو کہ جسم کا ہر عضو نمایاں محسوس ہوتا ہو۔ آج کل تنگ پاجامہ اور کھلا کرتا پہننے کا رواج ہے جس سے ستر پوشی نہیں ہوتی۔ عورت کے لیے پیروں سے لے کر سر کے بالوں تک پردہ ہے، صرف چہرہ اور ہاتھ ننگے رکھنے کی اجازت کا ثبوت ملتا ہے، چہرے کو ڈھانپ کر صرف آنکھیں ننگی رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ زینت کا سب سے بڑا مظہر چہرہ ہے اور اللہ نے قرآن میں اپنی زینت کو چھپانے کا حکم دیا ہے۔ لہذا مردوں اور عورتوں کو ایسا لباس پہننا چاہیے جس سے ستر پوشی ہو۔ کچھ مرد اور خواتین اپنا مخصوص لباس استعمال کرنے کی بجائے جنس مخالف کا لباس پہننا پسند کرتے ہیں۔ یعنی عورتیں مردوں کا لباس اور بعض مرد عورتوں جیسا لباس پہننا پسند کرتے ہیں۔ اس کام سے رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر منع فرمایا اور فرمایا کہ جو مرد عورتوں جیسا لباس پہنے اور عورت مردوں جیسا لباس پہنے تو اس پر اللہ کی طرف سے لعنت برتی ہے۔ یعنی مرد ریشمی لباس پہنے یا رنگ جو عورتوں کے لیے خاص ہیں مرد پہننا شروع کریں۔ مثلاً قمیض، چٹلون، ٹائی وغیرہ یعنی دونوں کو لباس میں ایک دوسرے کی نقل اور مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے اس لیے ایسا کرنے پر لعنت وارد ہوئی ہے۔

## سیلاب کی تباہ کاریاں

آج کل وطن عزیز دریاؤں ندی نالوں میں شدید طغیانیوں اور مون سون بارشوں کے تسلسل کے سبب خوفناک تباہ کاریوں سے دوچار ہے۔ سینکڑوں افراد جاں بحق اور لاکھوں بے گھر ہو گئے ہیں۔ مالی نقصانات کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، کئی دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ میسوں پل پانی کی نذر ہو گئے ہیں جس سے کئی علاقوں کے زمینی رابطے منقطع ہو چکے ہیں۔ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہیں۔ ملک کے تمام صوبوں اور کشمیر میں حالیہ موسلا دھار بارشوں اور بھارت کی طرف سے دریاؤں میں زیادہ پانی چھوڑ دینے کی وجہ سے سیلاب کی تباہ کاریوں میں مزید اضافہ ہو چکا ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ دریاؤں کی طغیانیوں اور بارشوں کے طوفانوں نے اہل وطن کے لئے نہایت کٹھن اور مشکل صورت حال پیدا کر دی ہے۔ حالیہ دنوں میں جتڑال، بلتستان، خیبر پی کے، بلوچستان، آزاد کشمیر، پنجاب اور سندھ میں سیلاب نے بڑی تباہی مچا دی ہے۔ نالہ ڈیک اور ایک میں سیلابی پانی سے سیالکوٹ، نارووال اور ملحقہ علاقوں میں تباہی ہوئی ہے۔ وسیع علاقہ زیر آب آچکا ہے اور مکانات و کھڑی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ خصوصاً چاول کی فصل کو پہنچنے والے نقصان کا تخمینہ کروڑوں روپے میں ہے۔ دریائے ستلج میں بھارت بغیر پیشگی اطلاع دیئے پانی چھوڑ دیتا ہے جس سے متعلقہ کئی اضلاع متاثر ہوئے ہیں۔ جبکہ دریائے چناب میں طغیانی کے باعث جنوبی پنجاب کے بہت سے علاقے پانی میں ڈوب چکے ہیں۔

سیلاب کی صورت حال کے پیش نظر کئی قصبے اور دیہات جزیروں کی سی صورت کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ مختلف حفاظتی بند ٹوٹ چکے ہیں جس کی وجہ سے متاثرہ آبادیوں کے لوگ بے سروسامان ہو کر گھروں کی چھتوں، درختوں، ٹیلوں اور کھلے آسمان تلے پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ابھی محکمہ موسمیات کے اعلان کے مطابق مزید بارشوں اور پنجاب و سندھ میں خطرناک سیلاب کا خطرہ ہے۔

سیلاب میں گھرے ہوئے لوگوں کو فوج کے علاوہ ملک کی مختلف تنظیمیں اپنے اپنے وسائل کے مطابق سیلاب زدگان سے تعاون کر رہی ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور اس کی ذیلی تنظیمیں سیلاب زدگان کی امداد کیلئے مصروف کار ہیں۔ مختلف علاقوں میں فیلڈ ریلیف کیمپ قائم کیے گئے ہیں۔ مصیبت کی اس گھڑی میں اپنے بھائیوں کی امداد کیلئے اشیائے خوردنوش اور ضروری اشیاء ان تک پہنچانے کیلئے کارکنان امدادی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔

یہ بڑی تلخ حقیقت ہے کہ بھارت ہمارے دریاؤں پر ڈیم بنا کر ہمارے ملک کو بھرنا چاہتا ہے۔ جب اسے پانی کی ضرورت نہیں ہوتی تو وہ پاکستان کی طرف چھوڑ دیتا ہے۔ اب ہم اسی صورت حال سے دوچار ہیں۔ اب بھارت کی طرف سے آنے والے پانی نے ملک کو خوفناک اور المناک تباہ کاریوں کا شکار کر دیا ہے۔ خیبر پختونخواہ اور سندھ کے دوستوں کو اب غور و فکر کرنا چاہیے کہ اگر ہم کالا باغ ڈیم اور دوسرے چھوٹے بڑے ڈیم بنا لیتے تو ہم بڑی مقدار میں پانی ذخیرہ کر سکتے تھے اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچ سکتے تھے۔ اللہ کرے اب بھی کالا باغ ڈیم کے مخالفین عقل کے ناخن لیں اور ڈیم بنانے پر متفق ہو جائیں۔



☆ رانا محمد شفیع خاں پسروری

☆ پروفیسر، کٹر عبدالغفور راشد

مجلس  
ادارت

اس شمارہ میں

1	درس قرآن و حدیث
2	اداریہ
4	احکام و مسائل
6	نوجوان اور اخلاقی و فکری بحران (خطبہ حرم)
9	سیدنا عبداللہ بن عمرؓ
11	دین اسلام بمقابلہ سابقہ ادیان
12	اسلام میں علم کی اہمیت
15	دنیاوی زندگی کی حقیقت
18	نماز کی پابندی
20	مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی
22	مرکزی جمعیت برطانیہ کی دعوت کاغزٹرس
22	اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام  
اور ترسیل زر بھجیر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“

چوک اہل حدیث (المعرفہ بقی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525

email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالا نہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
ہزارہوی بی	535/- روپے
بیرونی نمائند سے	5500/- روپے
نی پرنٹ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”بشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اہل بصیرت کے لئے غور و فکر کا مقام ہے کہ آئے روز کے مصائب و آلام، اوپر نیچے اور دائیں بائیں ہر جہت سے ہم پر جو عذاب نازل ہو رہے ہیں، اس کا سبب کیا ہے؟ قومی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو آفتوں، بلاؤں اور مصیبتوں سے داغ داغ نہ ہو۔ ذرا تاریخ انسانیت کے اوراق پلٹ کر دیکھئے کہ جب کسی قوم کی بغاوت و سرکشی حد سے تجاوز کر جاتی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی میں اتنی بڑھ جاتی ہے اور خود اس کا احساس بھی مردہ ہو جاتا ہے تو پھر عذاب الہی اس قوم کا مقدر بن جاتا ہے۔ قرآن پاک شاہد ہے کہ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور قوم لوط پر عذاب الہی نازل ہوا اور وہ تباہ و برباد ہو گئیں۔ ان کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ مگر مسیحیہ محمدیہ پر یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان اور کرم ہے کہ وہ کسی عذاب سے پوری کی پوری تو ہلاک نہیں ہوگی البتہ اسے بطور تنبیہ و سرزنش ہلکے ہلکے عذاب ہوتے رہیں گے تاکہ یہ سنبھل جائے، عبرت حاصل کرے اور اپنے فکر و عمل میں صحت مند تبدیلی پیدا کرے۔

اب ذرا اپنے احوال پر نظر ڈالیں کہ وطن عزیز میں اسلامی احکام کی خلاف ورزی، شرک و بدعات اور فسق و فجور کا دور دورہ ہے۔ رزق حلال و حرام کی تمیز اٹھتی جا رہی ہے۔ عدل و انصاف کا فقدان، ناپ تول میں کمی اور ظلم و عدوان عام ہے۔ کذب بیانی، رشوت ستانی اور سودی لین دین عام ہے۔ امانتیں نا اہل لوگوں کے سپرد ہو رہی ہیں۔ تخریب کاری، اغوا، فحاشی و عریانی، عصمت دری، بچوں سے زیادتی، چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں عام ہو رہی ہیں۔ ایسے جرائم کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے آثار تو نمایاں ہونگے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے: (ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ) کہ خشکی اور تری میں فساد و آلام لوگوں کی بد اعمالیوں کا نتیجہ ہیں۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں اجتماعی طور پر اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے اور نیکی کے کاموں میں سبقت حاصل کرنی چاہیے۔ اس طرح (ان شاء اللہ!) ہم یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی نازل ہونگی اور ہم آئے روز کے مصائب و آلام سے محفوظ بھی رہیں گے۔

## توحید باری تعالیٰ

رہتا ہے پس مرگ بھی مستانہ توحید  
قرآنِ مسبین صورتِ گلدستہ توحید  
مومن پہ ہے غالب تو فقط جذبہ توحید  
ہے جادۂ فردوس بریں جادۂ توحید  
مشرک ہے سراسر جو ہے بیگانہ توحید  
بیگانہ اسلام ہے بیگانہ توحید  
وہ کشتہ توحید ہے وہ کشتہ توحید  
ہے ان کی زبانوں پہ سدا خطبہ توحید  
انسان جو ہو جاتا ہے دلدادہ توحید  
وہ حلقہ توحید ہے وہ حلقہ توحید

کچھ لیتا ہے جو ذاتہ بادۂ توحید  
پیغمبرِ برحق کی زباں چشمہ توحید  
مومن ہے ہر ایک شے پہ ہر اک چیز پہ غالب  
اے راہِ رو جادۂ توحید مبارک  
توحید ہے اسلام کے ایوان کی بنیاد  
حج ہے نہ زکوٰۃ اس کی نہ روزے نہ نمازیں  
جو زندۂ جاوید ہے اللہ کے نزدیک  
توحید کے معنی کو سمجھتے ہیں موحد  
جھکتا نہیں انسان وہ انسان کے آگے  
جو نارِ جہنم سے خلاصی کا ہے ضامن

جو شرک کا پابند ہے جاہل ہے وہ عاجز

جناب  
مطافا  
حافظ  
ابو محمد عبدالستار احمد  
مرکز الدراسات الاسلامیہ  
مطافا کلاں میاں جنرل خانوالہ پاکستان  
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: hammad3316@yahoo.com

# احکام و مسائل

## مسئلہ طلاق

**سوال**

میری شادی چھ سال قبل ہوئی تھی میرے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ اس عرصہ کے دوران میرے شوہر نے وقفہ وقفہ سے تین مرتبہ طلاق دی اور رجوع کر لیا۔ اب چوتھی مرتبہ غصہ میں آکر مجھے دس مرتبہ طلاق کا لفظ کہا میں نے اپنے والدین سے اس کا تذکرہ کیا تو خاوند نے صاف انکار کر دیا۔ ایسے حالات میں میرے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟

**جواب**

شادی کے بعد شریعت نے شوہر کو طلاق کے متعلق صرف تین اختیارات دیے ہیں۔ پہلی دو طلاق کے بعد رجوع کا حق باقی رہتا ہے جبکہ تیسری طلاق کے بعد یہ حق بھی ختم ہو جاتا ہے۔ طلاق کے متعلق درج ذیل باتیں قابل ذکر ہیں جنہیں پیش نظر رکھنا چاہیے:

① طلاق دینے کے فوراً بعد نکاح نہیں ٹوٹتا بلکہ عدت ختم ہونے تک نکاح باقی رہتا ہے اس لیے دوران عدت بلا تہدید نکاح رجوع کیا جاسکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد نئے نکاح کے ساتھ اپنا گھر آباد کیا جاسکتا ہے نئے نکاح کے لیے سرپرست کی اجازت بیوی کی رضامندی حق مہر اور گواہوں کی موجودگی ضروری ہے۔

② دوسری طلاق کے بعد بھی مذکورہ بالا طریق کار برقرار رہے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”طلاق (رجعی) ذو بار ہے پھر یا تو سیدھی طرح اپنے پاس رکھا جائے یا پھر بھلے طریقہ سے اسے رخصت کر دیا جائے۔“ (البقرہ: ۲۲۸)

یعنی ایسی طلاق جس کے بعد رجوع کرنے کا حق باقی رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے دو تک محدود کر دیا ہے۔

③ جب تیسری طلاق دے دی جائے تو خاوند کے لیے حق رجوع ختم ہو جاتا ہے اس طلاق کے بعد دوران عدت یا عدت کے بعد عام حالات میں رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے۔ پھر عدت کا تعین تین طرح سے کیا جاسکتا ہے:

ا) اگر بیوی حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے خواہ وہ طلاق کے اگلے دن یا چھ ماہ بعد بچے کو جنم دے۔

ب) اگر حمل نہیں اور اسے کسی وجہ سے حیض بھی نہیں آتا تو ایسی عورت کی عدت تین قمری مہینے ہیں۔

ج) اگر عورت کو حیض آتا ہے تو وہ تین مرتبہ حیض آنے تک دوران عدت رہے گی۔

بہر حال تیسری مرتبہ طلاق دینے سے حق رجوع تو ختم ہو جاتا ہے البتہ مطلقہ عورت کو عقد ثانی کرنے کے لیے عدت کے ایام پورے کرنا ہوں گے۔ دوران عدت عقد ثانی ناجائز ہے۔ صورت مسئلہ میں بقول عورت اس کے خاوند نے اسے وقفہ وقفہ سے تین طلاق دی ہیں اور چوتھی مرتبہ اس نے دس مرتبہ اسے لفظ طلاق کہہ دیا ہے۔ لیکن طلاق کے متعلق ضروری ہے کہ خاوند اس کا اعتراف کرے یا اس کے دستخطوں کے ساتھ تحریر موجود ہو یا پھر گواہ موجود ہوں جن کے سامنے اس نے طلاق دی ہے۔ اگر وہ طلاق کا اعتراف نہیں کرتا اور گواہ بھی موجود نہیں ہیں تو اس سلسلہ میں عورت کی بات کا قانونی لحاظ سے اعتبار نہیں ہوگا بلکہ خاوند کی بات کو مانا جائے گا۔ حقیقت کے اعتبار سے اگر عورت سچی ہے لیکن خاوند اسے تسلیم نہیں کرتا تو عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے حق مہر کی قربانی دے کر ایسے خاوند سے خلع لے لے اور اس کے ساتھ رہ کر ناجائز زندگی گزارنے سے اجتناب کرے۔ واضح رہے کہ اگر عورت کا بیان مبنی بر حقیقت ہے تو تیسری طلاق کے بعد معاملہ ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد دس مرتبہ لفظ طلاق کہنا لغو اور فضول ہے کیونکہ ایسے حالات میں عورت محل طلاق نہیں۔ واللہ اعلم!

## عورت کا طلاق نامہ کو پھاڑ دینا

**سوال**

میں نے اپنی بیوی کو بذریعہ تحریر طلاق ارسال کیا لیکن اس نے وصول کر کے اسے پھاڑ دیا۔ میری بیوی کو محلے کی کسی عورت نے بتایا کہ اس طرح طلاق نہیں ہوتی کیونکہ تو نے اسے قبول نہیں کیا۔ کیا یہ درست ہے؟

**جواب**

ہمارے ہاں بچوں کی دیکھ بھال اور نکاح و طلاق کے معاملہ میں ”دین خواتین“ رائج ہے ان کے مشوروں کی بہت اہمیت ہے اور انہیں مانا جاتا ہے۔ جیسا کہ صورت مسئلہ میں محلہ کی ایک خاتون نے طلاق کے متعلق مشورہ دیا ہے کہ اگر بیوی طلاق نامہ کو پھاڑ دے تو وہ طلاق بے کار اور لغو ہو جاتی ہے کیونکہ عورت نے اسے قبول نہیں کیا۔ حالانکہ طلاق دینا خاوند کا حق ہے۔ اس کے نافذ ہونے کے لیے یہی شرط ہے کہ خاوند عاقل و بالغ ہو اور اپنے عزم و ارادہ سے صراحت کے ساتھ اس لفظ کو استعمال کرے۔ اس کے نافذ ہونے کے لیے



بیوی کے علم میں ہونا ضروری نہیں۔ چنانچہ ابن قدامہ لکھتے ہیں: ”اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق کھی کہ میری طرف سے تجھے طلاق ہے تو فوراً طلاق واقع ہو جائے گی خواہ بیوی کو یہ تحریر پہنچے یا نہ پہنچے۔“ (مغنی ابن قدامہ: ج ۱۰ ص ۵۰۵)

اس لیے اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق لکھی اور اسے روانہ نہ کیا یا اسے حوالہ ڈاک تو کر دیا لیکن وہ کہیں راستہ میں گم ہو گئی یا وہ بیوی کے پاس پہنچی لیکن اس نے وصولی سے انکار کر دیا یا وصول کرنے کے بعد اسے پھاڑ دیا یا اس کے والدین میں سے کسی نے کہہ دیا کہ ہم اسے نہیں مانتے ان تمام صورتوں میں طلاق ہو جائے گی کیونکہ طلاق دینا خاوند کا حق ہے جو اس نے استعمال کیا ہے۔ عرب شیوخ بھی یہی کہتے ہیں۔ چنانچہ ابن شہین لکھتے ہیں: ”اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے لمبے عرصے تک غائب رہا اس دوران اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جس کا علم صرف اسے ہی ہے اور اگر وہ اپنی بیوی کو نہ بتائے تو کیا یہ طلاق ہو جائے گی؟ تو شیخ محترم نے جواب دیا: ”اس طرح طلاق واقع ہو جائے گی اگرچہ وہ اپنی بیوی کو اس کے متعلق آگاہ نہ کرے۔ اگر کوئی آدمی یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو ایسا کرنے سے اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی خواہ بیوی کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ اگر بیوی کو تین حیض گزر جانے کے بعد علم ہو تو اس کی عدت بھی پوری ہو چکی ہوگی۔ حالانکہ اسے اس کا علم ہی نہ تھا۔ اسی طرح اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے اور اس کی بیوی کو خاوند کی وفات کا علم چار ماہ دس دن گزرنے کے بعد ہو تو اس کے ذمے کوئی عدت وفات نہیں۔ اس لیے کہ اس کی مدت عدت تو پہلے ہی گزر چکی ہے۔“ (فتاویٰ نکاح و طلاق: ص ۲۲۸)

صورت مسئلہ میں خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق بذریعہ تحریر ارسال کی لیکن بیوی نے اسے وصول نہ کیا اس صورت میں طلاق ہو جائے گی۔ محلے کی عورت کا مشورہ کہ اس طرح طلاق نہیں ہوتی، شریعت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ واللہ اعلم!

## دورانِ حمل آنے والا خون

**سوال** میں امید سے ہوں لیکن حسبِ عادت خون آرہا ہے اس خون کے متعلق شرعی ضابطہ کیا ہے؟ کیا یہ نماز روزہ کے لیے رکاوٹ بنے گا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں میری رہنمائی کتابِ وسنت کی روشنی میں کریں۔

**جواب** اہل علم کہتے ہیں کہ خون حیض کو اللہ تعالیٰ نے شکمِ مادر میں پرورش پانے والے بچے کی غذا کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حمل قرار پاتا ہے تو خون حیض بند ہو جاتا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ عورتیں انقطاعِ حیض سے حمل معلوم کر لیتی ہیں، لیکن کچھ ایسی عورتیں ہوتی ہیں کہ انہیں دورانِ حمل حسبِ عادت خون حیض آتا رہتا ہے اور اس سے حمل متاثر نہیں ہوتا۔ اسے خون حیض ہی قرار دیا جائے اور یہ ان تمام امور کے لیے مانع ہوگا جن سے غیر حاملہ عورت کا حیض مانع ہوتا ہے۔ یعنی وہ نماز روزہ کی ادائیگی کے لیے رکاوٹ کا باعث ہوگا۔ لیکن اگر کسی حاملہ کو حادثہ کی وجہ سے خون جاری ہوا تو اسے خون حیض شمار نہیں کیا جائے گا۔ اہل علم نے حاملہ کے لیے آنے والے خون کی دو اقسام بیان کی ہیں:

❶ وہ خون حسبِ عادت جاری رہے جس طرح حمل سے پہلے تھا گویا حمل اس پر اثر انداز نہیں ہوا اسے خون حیض ہی شمار کیا جائے گا۔

❷ وہ خون جو حاملہ کو اچانک جاری ہو جائے اس کا سبب کوئی حادثہ پریشانی یا بھاری چیز اٹھانے یا کسی چیز سے گر جانے کی بناء پر ہو تو اسے خون حیض شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ کسی رگ کا خون ہے اور یہ نماز روزہ کی ادائیگی سے مانع نہیں۔

صورت مسئلہ میں عورت دورانِ حمل جاری ہونے والے خون کے متعلق ہماری بتائی ہوئی تفصیل کی روشنی میں خود فیصلہ کرے کہ وہ کونسا خون ہے۔ واللہ اعلم!

## ایام میں میثی

**سوال** مجھے عام طور پر چھ دن ایام آتے ہیں لیکن بعض اوقات ان ایام میں کی میثی ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں کتابِ وسنت کے مطابق میری رہنمائی کریں؟

**جواب** خون حیض کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ ان سے کہہ دیں کہ یہ تو نجاست ہے۔“ (البقرہ: ۲۲۲)

حیض آنے کے دوران نماز روزہ کی ادائیگی منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خون حیض کے متعلق کوئی حد مقرر نہیں کی۔ البتہ اس کی شناخت کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ رنگت یا بوسے پہچانا جاتا ہے۔ اس بناء پر جب تک خون حیض آئے گا نماز روزہ کے لیے رکاوٹ ہوگا۔ جب وہ اس سے پاک ہو جائے تو غسل کر کے نماز روزہ کا اہتمام کرے۔ لہذا اگر کسی عورت کی عادت چھ دنوں کی ہے پھر کسی وقت اس مدت میں اضافہ ہو جائے یا کسی آجائے تو وہ دورانِ حیض پاک ہونے تک نماز روزہ ادا نہ کرے۔ اس سلسلہ میں بنیادی بات یہ ہے کہ جب عورت کا حیض موجود ہوگا تو وہ نماز نہیں پڑھے گی خواہ وہ حیض سابقہ عادت کے مطابق یا اس سے زیادہ ہو یا اس سے کم ہو۔ بہر حال جب وہ پاک ہوگی تب نماز روزہ کا اہتمام کرے گی۔ واللہ اعلم!

# نوجوان اور اخلاقی و فکری بحران

— سترم — جناب محمد اجمل بھٹی / محمد ہاشم یزمانی

— نظروانی — جناب حافظ عبدالحمید ازہر رحمہ اللہ



امانت دار اور آزاد نوجوان اٹھائے ہیں جنہوں نے علم و یقین میں عظیم ترین لیڈروں کی اتباع کی ہے، نہ کہ ان لیڈروں کی جن کا نظام جاسوسی بڑا موثر ہے۔

اگرچہ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت، حفاظت اور ان کے امور کی دیکھ بھال ہر دور میں اور ہر جگہ پر ہی بڑی اہم رہی ہے۔ البتہ دور حاضر میں ان کے امور کی نگرانی اور اہتمام کی اہمیت کئی گنا بڑھ گئی ہے، کیونکہ اب ان کے امور میں غفلت خاصی بڑھ چکی ہے اور فکری و اخلاقی یلغار بے درپے ہو رہی ہے، بے شمار ٹی وی چینلز، جدید وسائل و آلات اور انٹرنیٹ چینل نوجوانوں کے نظریات کو بگاڑنے میں مصروف ہیں، وہ رنگ رنگ پروگراموں کے ذریعے سے انہیں اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں اور ان کی عمومی رائے کو بگاڑ رہے ہیں۔ ان تمام چیزوں نے امت اسلام کی فکری سلامتی کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

ان عالمی اداروں اور چینلز نے ناظرین کو سمجھایا ہے کہ گویا یہ دنیا فکری اور اخلاقی انتشار کا ہدف بن چکی ہے۔ بے حیائی اور فحاشی کی ترغیبات کا سٹیج سجایا جا چکا ہے۔ جس کی کوئی دین یا قانون اجازت نہیں دیتا، نہ کوئی اخلاق اور کردار اسے درست قرار دیتا ہے۔

جبکہ کئی چینلز عوام اور حکمرانوں کے درمیان فتنے کو ہوا دینے میں مسلسل لگے ہوئے ہیں، ان کا دعویٰ ہے کہ وہ عوام اور حکمرانوں کی اصلاح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ چینلز بھلائی اور خیر خواہی کے دعوے کے ساتھ نوجوانوں اور علماء کے درمیان اختلافات کو ہوا دے رہے ہیں۔ حالانکہ انہیں خود بھلائی اور خیر خواہی کی اشد ضرورت ہے۔

کچھ اور چینلز انتشار و بد امنی کو فروغ دے رہے ہیں تاکہ انہیں عوام میں کوئی پلیٹ فارم حاصل ہو سکے

اے مسلمانو! نوجوانی کا دور قوت و بہادری اور جواں مردی اور شجاعت کا دور ہوتا ہے۔ اگر اس قوت و شجاعت کی صحیح راہنمائی نہ کی جائے تو یہ بد امنی اور انتشار کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ یہ نوجوانوں کو مختلف مشکلات اور لایعنی حسرتوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ امت کیلئے مہلک فتنوں اور مصیبتوں کا سبب بن جاتی ہے۔

اسی لیے اسلام نے نوجوانوں کی تربیت کا مکمل اہتمام کیا ہے اور ان پر بھرپور توجہ دی ہے کیونکہ یہ امت کا دھڑکے والا دل اور بھٹکنے پھولنے والی رگیں ہیں۔

لہجے! یہ ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ جو بیس سال کی عمر میں معرکہ بدر میں مسلمانوں کے علمبردار ہیں۔ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ اٹھارہ سال کی عمر میں اسلامی لشکر کی قیادت کرتے ہیں۔

**نوجوانی کا دور قوت و بہادری اور جواں مردی اور شجاعت کا دور ہوتا ہے۔ اگر اس قوت و شجاعت کی صحیح راہنمائی نہ کی جائے تو یہ بد امنی اور انتشار کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ یہ نوجوانوں کو مختلف مشکلات اور لایعنی حسرتوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ امت کیلئے مہلک فتنوں اور مصیبتوں کا سبب بن جاتی ہے۔**

امت کے عظیم مفکر اور علم کے بحر بے کنار سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی عمر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت صرف تیرہ برس تھی۔ جب رسول کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ آپ کے کاتب وحی لکھنے منصب پر فائز ہوئے، عمر صرف گیارہ سال تھی۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ وہ نوجوان داعی تھے، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے دنیا بھر کی آسائشیں ٹھکرا دی تھیں، سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اللہ تمام صحابہ کرام سے راضی ہو اور انہیں اپنی رحمت سے راضی فرمائے۔

اسلام نے میری قوم سے اسی طرح کے مخلص،

حمود شاء کے بعد:

یقیناً اصحاب عقل و دانش ہمیشہ وہی کام کرتے ہیں جو ان کی عقل و دانش کے شایان شان ہوں، خبردار! ہر شخص کو نجات کے لیے مضبوط سہارا اپنانا چاہیے اور یقیناً تقویٰ سے مضبوط سہارا کوئی نہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَتَقْوُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (المائدہ)

”تم اللہ سے ڈرو۔ اے عقل والو! تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔“

یاد رکھیے! تقویٰ کے بغیر تمہارا عالی حسب و نسب تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گا، لہذا جی جاؤ اور اللہ سے ڈر جاؤ، عزت و فخر کے حصول کے لیے معزز بن کے دکھاؤ واضح رہے اللہ کے ہاں سب سے معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے۔

اے مسلمانو! جس شخص نے تاریخ اسلامی کا طویل مطالعہ کیا ہو اور اس کے واقعات و حالات میں گہرا غور و فکر کیا ہو، حصول دانش کے لیے طویل سفر کیے ہوں، اہل فکر علماء سے گفتگو کی ہو تو وہ جمہور علماء کے اقوال اور ضرب الامثال کو اس شاندار اور عالی شان حقیقت سے متفق پائے گا کہ نوجوان امت کا نہایت قیمتی اثاثہ ہیں اور امت کے تمدن کا اہم ترین رکن ہیں۔ امتوں کے تمدن، نوجوانوں کی کوششوں سے پروان چڑھتے ہیں اور نوجوانوں کے عزم ہی سے مضبوط ہوتے ہیں، لہذا نوجوان خوشبودار پھول ہیں، طاقتور بازو ہیں، روشن امید ہیں اور چمکدار پیشانی ہیں۔

میں نوجوانوں کو عظمت بھرا سلام پیش کرتا ہوں۔ نوجوان ہمارا نہایت قیمتی اثاثہ اور فخر و غرور ہیں۔ نبی محمد ﷺ کے صحابہ بھی بلند افکار کے حامل نوجوان ہی تھے۔

ہے۔

دور حاضر میں ہم جن خوارج کو دیکھتے ہیں، وہ اسی گمراہ فکر کی مسخ شدہ تصویریں ہیں۔ یہ لوگ جو اس تکفیری دروازے میں داخل ہوئے اور پھر دور تک چلے گئے، انہوں نے اسلام کے خوبصورت، پاکیزہ اور انسانیت کا احترام کرنے والے چہرے کو دھندلا دیا ہے۔ وہ اپنے افعال و کردار سے اسلام کے اعتدال اور نرمی کے اصولوں سے دور ہٹ گئے ہیں۔ اس لیے ان کے لیے انسانی جانیں بے قدر ہو گئیں اور انہوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کیا، بے گناہوں کو قتل کیا، تباہی و بربادی مچائی اور امت اسلام کو شرمندگی اور ندامت سے دو چار کیا۔ ہم اس پر اللہ ہی سے مدد کے طلبگار ہیں۔ آج کے حالات ماضی کے واقعات سے کس قدر ملتے جلتے ہیں۔

اے ایمان والو! نوجوانوں کے متعدد گروہوں کا بغیر تعلیم و تربیت کے معاشرے میں موجود ہونا ایک

کیونکہ ان کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں۔ اسی سے فائدہ اٹھا کے وہ دہشت گردی اور فرقہ واریت کی کارروائیاں کر سکیں۔ اسی طرح یہاں وہ جماعتیں بھی سرگرم ہیں کہ جو دوسروں کے عیوب اور برائیوں کو عوام میں پھیلا رہی ہیں تاکہ وہ ثابت اور محکم قوانین کو مشکوک بنا سکیں اور دین اسلام کے اصولوں اور مسلمات پر تیر چلا سکیں۔ تاکہ وہ واضح آیات کی تاویل میں کریں اور مشابہات کی پیروی کریں۔ ان کے اس گھناؤنے کردار سے شک و شبہ اور فکری الحاد کی موجیں ابھری ہیں اور انہوں نے زمین میں بہت سانسفاد پھیلا دیا ہے۔

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۖ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ (البقرة)

”جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو، وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے

ہیں۔ خبردار! بلاشبہ وہی فساد ہی ہیں لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔“

اے مومنوں کی جماعت! نظریاتی و فکری انتشار ہی، اخلاقی اور معاشرتی بگاڑ کا ذریعہ ہے۔ امت اسلام کے وہ گروہ جو آج تشدد و دہشت گردی، قتل و غارت، بم دھماکوں اور پراپرٹی کی تباہی اور بربادی کی راہ پر چل پڑے ہیں، وہ اس راہ پر اسی وقت چلے جب ان کے نظریات بگڑ گئے، ان کی برین واشنگ کر دی گئی اور انہیں اپنی گھناؤنی کارروائیاں قابل تحسین کارنامے دکھائی دینے لگے اور وہ انہیں درست سمجھنے لگے، حالانکہ ایک مسلمان تمام لوگوں کو کافر قرار دینے کا منہج کیسے اختیار کر سکتا ہے کہ وہ کسی خاص شخص کو محض شبہ یا گمان کی بنا پر کافر قرار دے دے؟ تکفیر کے اس دروازے میں صرف وہی لوگ داخل ہوتے ہیں جن کی اخلاقی، نظریاتی اور معاشرتی اقدار میں بگاڑ پیدا ہو چکا ہو۔ دور حاضر میں تکفیری سوچ بڑی قوت سے نوجوانوں کے ایک گروہ میں سراپت کر گئی ہے۔ اس نے انہیں بری طرح گھیر لیا ہے، وہ ان کے قلب و ذہن پر سوار ہو گئی ہے۔ یہ انتہائی گرم پانی اور قطعی خطرہ ہے، جس میں کئی لوگوں کے قدم ڈگمگائے گئے اور افراد کی سوچ گمراہ ہو گئی

**امت اسلام کے وہ گروہ جو آج تشدد، دہشت گردی، قتل و غارت، بم دھماکوں اور پراپرٹی کی تباہی اور بربادی کی راہ پر چل پڑے ہیں، وہ اس راہ پر اسی وقت چلے جب ان کے نظریات بگڑ گئے۔**

حقیقت ہے اور موقع پرستوں کیلئے نرم چارہ بھی اور یہ ان کے لیے اور معاشرے کے لیے ایک جرم ہے۔ درحقیقت یہ ساری امت اسلام کیلئے جرم ہے۔ اس لیے اہل اسلام کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ذمہ داری نبھائیں۔ امت کے نوجوانوں کو خالص توحید الہی، صحیح عقیدہ اور کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامنے کی تعلیم دیں۔

﴿وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ ۚ أَنْتُمْ تُثَلِّیٰ عَلَیْكُمْ آيٰتِ اللَّهِ ۚ وَفِیْكُمْ رُسُلٌ ۚ وَمَنْ یَعَصِمْ بِآیٰتِهِ فَقَدْ هَدٰی اِلٰی صَوَاطِیٖ مُسْتَقِیْمٍ ۝﴾ (ال عمران)

”اور تم (اب) کس طرح کفر کرو گے حالانکہ تم وہ (خوش نصیب) ہو کہ تم پر اللہ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں اور تم میں (خود) اللہ کے رسول (ﷺ) موجود ہیں، اور جو شخص اللہ (کے دامن) کو مضبوط پکڑ لیتا ہے تو اسے ضرور سیدھی راہ کی طرف ہدایت کی جاتی ہے۔“

والدین اور سرپرست حضرات کیلئے بھی ضروری

ہے کہ نوجوانوں کی حفاظت میں اپنا کردار ادا کریں، نوجوانوں کو با اعتماد علماء سے شرعی علم حاصل کرنے کی ترغیب دلائیں اور پختہ علمائے ربانی کے گرد جمع ہونے کی تلقین کریں۔ انہیں راہ حق سے ہٹے ہوئے فتوؤں سے بچنے کی تلقین کریں جو شدت پسندی اور بے گناہوں کے قتل پر ابھارتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مسلمانوں کے ائمہ اور ان کے پیروکار لوگوں اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان وسیلہ، راستہ اور دلائل کی حیثیت رکھتے ہیں، جو لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے فرامین پہنچاتے ہیں اور اپنی استطاعت اور اجتہاد کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے فرامین کا مقصود انہیں سمجھاتے ہیں۔“

اسی طرح نوجوانوں کو درپیش چیلنجوں کی شعوری

ترتیب دینا بھی اشد ضروری ہے جبکہ دور حاضر میں ظالم یسویوں نے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے میں وہ کبھی کمی نہیں آنے

دیتے۔ ایک ایسے دور میں جبکہ ذرائع مواصلات، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے شہوت و بے حیائی کے فتنوں کی آگ کو خوب بھڑکا دیا ہے اور یہ فتنے ہمارے گھروں اور معاشروں میں رواج پا رہے ہیں۔ انہوں نے ہمارے معاشرے کے ستون اوجھڑ کر رکھ دیے ہیں اور اس کی مضبوط اور بلند عمارتوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ دوسری طرف شبہات کے فتنے ہیں، جنہوں نے امت اسلامیہ کے بے شمار لوگوں کی عقلوں پر تسلط جما لیا ہے اور وہ دشمنان اسلام کے بازو بن گئے ہیں۔ وہ انہی کی بولیاں بول رہے ہیں اور ان کی دعوت پھیلا رہے ہیں۔ مزید برآں دہشت گرد تنظیموں کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے، جس نے انسانی امن و امان کو خطرے میں ڈال دیا ہے، پر امن لوگوں کو خوفزدہ کر دیا ہے اور انتشار و بد امنی کو فروغ دیا ہے۔

لہذا نوجوانان امت کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان فتنوں اور بحر انوں کو سمجھیں اور ان سے بچنے کی کوشش







سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ جب اسلام قبول کیا تو اس وقت ان کی عمر صرف دس برس تھی۔ بلوغت سے پہلے ہی انہوں نے ہجرت کی سعادت حاصل کی۔ کم سنی کی وجہ سے بدر اور احد کے غزوات میں شریک نہ ہو سکے۔ لیکن غزوہ خندق کے موقع پر ان کی عمر پندرہ برس ہو چکی تھی اس لیے وہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے اور اس کے بعد ہونے والے غزوات میں بھی شریک رہے۔

یہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا جو مشہور صحابی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ تھیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جسم اور درمیانے قد کے تھے۔ ان کی عادت مبارک تھی کہ وہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرتے تھے۔

نہایت ذہین و فطین تھے۔ ان خوش قسمت نوجوانوں میں سے ایک تھے جن کو اللہ کے رسول ﷺ کی صحبت میسر آئی اور براہ راست ان کی تربیت میں رہے۔

یہ عبداللہ نامی ان چار صحابہ میں سے ایک تھے جنہیں مؤرخین ”عبادہ اربعہ“ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ بڑے سمجھدار ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بہت بڑے عالم بھی تھے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو عہدہ قضاء پر مامور کرنا چاہا لیکن انہوں نے معذرت کر لی۔ وہ یرموک، قادسیہ، جلولاء اور فارس کے دیگر معرکوں میں شریک ہوئے۔ یہ فتح مصر کے موقع پر بھی موجود تھے اور وہاں اس گھر بھی تعمیر کروایا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سرہ اور فارس و مدائن کا بھی کئی بار دورہ کیا۔ جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ تجویز دی گئی کہ آپ اپنے بعد جن لوگوں کو خلیفہ بنانے کی وصیت کر رہے ہیں ان میں ان کو بھی شامل کر دیجیے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیٹا ہونے کی

وجہ سے یہ تجویز ماننے سے انکار کر دیا۔ انہیں جب اپنے مال و اسباب میں کوئی غیر چیز زیادہ مرغوب ہوتی تھی تو وہ اس کو فی سبیل اللہ دے ڈالتے تھے۔ ان کے غلاموں کو ان کی اس کیفیت کا علم تھا اس لیے بالعموم ان میں سے کوئی نہ کوئی مسجد تک ان کے پیچھے لگا رہتا تھا۔ جب سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ صورتحال دیکھتے تو اس غلام کو آزاد کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے ان سے کہا: یہ لوگ آپ سے مکر و فریب کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے جواب دیا: اگر یہ لوگ ہم سے اللہ کے لیے فریب کرتے ہیں تو ہم بھی اللہ ہی کے لیے اس فریب کو بخوشی گوارا کر لیں گے۔

ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کے قریب صحراء میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سیر و تفریح کے لیے نکلے۔ جب کھانے پینے کے وقت دسترخوان پر بیٹھے تو

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:  
”عبداللہ بن عمر اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو بھی نماز پڑھتا۔“ (بخاری)

سامنے سے ایک لڑکا بکریوں کے ریوڑ کو ہانکتا ہوا گزرا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے آواز دی۔ بھئی! ذرا اس طرف آؤ ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ اس نے جواب دیا: اللہ آپ کو برکت دے میں روزے سے ہوں۔ صحراء کی شدید گرمی، نو عمر لڑکا، وہ بھی ایک گڈ ریا، بکریوں کا چرواہا، ان کو برا تعجب ہوا۔ فرمانے لگے: اس قدر شدید گرمی میں تم نے روزہ رکھا ہوا ہے جبکہ یہ رمضان کا مہینہ بھی نہیں؟ تم بکریوں کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہو پہاڑوں کی وادی تو دھوپ سے تپ جاتی ہے پھر دل میں خیال آیا کہ اس کی امانت اور تقویٰ کا امتحان لیا جائے۔ اس سے کہا: بھئی! اپنی ان بکریوں میں سے ایک بکری ہمارے ہاتھ بچ ڈالو۔ ہم سے اس کی قیمت بھی لے لو اور ہم تمہیں

اس میں سے گوشت بھی دے دیں گے۔ اس نے جواب دیا: جناب والا! یہ بکریاں میری نہیں ہیں میرے آقا کی ہیں! ہذا میں ان کو بیچنے کا حق نہیں رکھتا۔ میں اس کی اجازت کے بغیر آپ کے ہاتھ بکری کیسے فروخت کروں؟ انہوں نے کہا: اپنے آقا سے کہہ دینا کہ ایک بکری کو بیچ کر کھا گیا ہے اس کو کیا پتہ چلے گا؟ اس گڈ ریا نے ان کی طرف غصے سے دیکھا اور کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ مالک کی اجازت کے بغیر بکری فروخت کروں تو پھر ایں اللہ!! ایں اللہ!! ”اللہ کہاں ہے! اللہ کہاں ہے!!“

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ الفاظ سنے تو بے اختیار رو پڑے اور بار بار یہی الفاظ دہرانے لگے: ایں اللہ! ایں اللہ! ”اللہ کہاں ہے! اللہ کہاں ہے!“ مدینہ طیبہ جانے کے بعد آپ نے اس گڈ ریا کے بارے میں معلومات حاصل کیں کہ اس کا مالک کون ہے؟ پھر اس کو پیغام بھیجا کہ ہم اس گڈ ریا کو بکریوں کے ریوڑ سمیت خریدنا چاہتے ہیں۔ مالک نے یہ سودا منظور کر لیا۔ پھر آپ نے گڈ ریا کو اللہ کی رضا کی خاطر آزاد کر دیا اور بکریوں کا سارا ریوڑ اس کو تحفے میں دے دیا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک کنیز تھی جو بڑی سمجھدار تھی۔ انہوں نے اللہ کی خوشنودی کے لیے نہ صرف اس کو آزاد کر دیا بلکہ اس کا نکاح اپنے غلام نافع سے کر دیا اور قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾  
”تم اس وقت تک نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی متاع عزیز اللہ کی راہ میں قربان نہ کر دو۔“ (ال عمران: ۹۲)

اسی جذبے کے تحت ایک مرتبہ انہوں نے ایک اونٹ خریدا جو انہیں بہت پسند تھا مگر اپنے غلام نافع کو حکم دیا کہ اس اونٹ کو صدقہ کے اونٹوں میں شامل کر دیا جائے۔ ان کے یہ غلام حضرت نافع بڑے ذہین تھے۔ وہ بہت بڑے عالم بھی تھے اس لیے ایک بڑی شخصیت نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پیش کش کی کہ میں اس غلام کو دس ہزار درہم کے عوض خریدنے کے لیے تیار ہوں مگر ان کے نزدیک نافع کی قیمت بہت زیادہ تھی اور پھر ایک دن انہوں نے اسے اللہ کی رضا کے لیے آزاد کر دیا۔

ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک غلام

چالیس ہزار درہم میں خریدا پھر اس کو آزاد کر دیا۔ غلام نے کہا: اے میرے آقا! آپ نے مجھے آزاد تو کر دیا اب مجھے زندگی بسر کرنے کے لیے بھی تو کچھ عنایت فرمائیے۔ یہ سن کر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے چالیس ہزار درہم بھی نقد عطا کر دیے۔

انہوں نے ایک دفعہ پانچ غلام خریدے جب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو غلام بھی ان کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ اس پر انہوں نے پوچھا: تم لوگ کس کے لیے نماز پڑھ رہے ہو؟ جواب ملا: اللہ کے لیے اس پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جاؤ! تم سب اس کے نام پر آزاد ہو جس کے لیے تم نے نماز ادا کی۔

سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی وفات تک تقریباً ایک ہزار غلام آزاد کیے۔ وہ بعض اوقات ایک ہی نشست میں تیس تیس ہزار دینار صدقہ کر دیتے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ جب تک کسی کو اپنے دسترخوان پر نہ بٹھالیتے گوشت تناول نہ کرتے۔ ایک یتیم بچہ ان کے دسترخوان پر کھانا کھایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ نہ آیا تو اس کو تلاش کرنے نکل پڑے اور بڑی تگ و دو سے اسے ڈھونڈ لائے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ نے ان کے لیے کھانا چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے یہ کھانا اس یتیم کو بڑے اہتمام سے کھلایا۔

سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حج کے موسم میں ان کے والد امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا: اے لوگو! تم حج افراد کر سکتے ہو حج قرآن کر سکتے ہو مگر حج تمتع نہیں کر سکتے۔ یہ بھی حج کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ جب میقات پر پہنچے تو احرام باندھ کر زور سے کہا: ”لبيك اللهم! بالحج التمتع“ یعنی ”میں حج تمتع کی نیت کرتا ہوں۔“ لوگوں نے کہا: کیا آپ نے اپنے والد کا حکم نہیں سنا؟ انہوں نے حج تمتع سے منع کیا ہے اور آپ ان کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ آپ کو ان کے غصے کا علم نہیں۔ آپ نے اس موقع پر بڑا

تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

”أَمْرُ أَبِي يَتَّبِعُ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ“

”رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی جائے گی یا میرے والد کی بات سنی اور مانی جائے گی۔“

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج کے مسائل سے سب

سے زیادہ باخبر تھے وہ رسول اللہ کے نقش قدم پر چلتے تھے نماز اور دیگر عبادات میں بھی آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر مضبوطی سے کاربند رہتے تھے۔

ان کی شادی سے پہلے کی بات ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ میں نے ایک خواب دیکھا:

”كَأَن مَلِكِينَ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَذَا هِيَ مَطْوِيَةٌ كَطَيِّ الْبُئْرِ، وَإِذْ لَهَا قَرْنَانِ، وَإِذْ فِيهَا أَنَاسٌ قَدْ عَرَفْتَهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ“

”دو فرشتے مجھے جہنم کی آگ کی طرف لے گئے اس جہنم کا گڑھا کنویں کی طرح گہرا تھا اور اس کے دو سینگ تھے۔ وہاں میں نے کچھ واقف لوگوں کو دیکھا تو میں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ میں جہنم کی آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

میں نے یہ خواب اپنی ہمیشہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا اور ان سے کہا کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ سے اس کی تعبیر پوچھیں۔ اس کے جواب میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

”عبداللہ اللہ کا بڑا اچھا بندہ ہے اگر یہ رات کو تہجد شروع کر دے۔“

چنانچہ اس کے بعد وہ رات کو بہت تھوڑا سویا کرتے تھے۔ وہ ہمیشہ قیام اللیل کرتے رہے۔ وہ اکثر و بیشتر تہجد و شب بیداری ہی میں اپنا وقت گزارتے تھے۔

جب تک سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما زندہ رہے فضل و کمال میں اپنے والد کی مانند بڑے ممتاز مانے گئے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد زندہ لوگوں میں وہی سب سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے چھبیس سال کی عمر پائی۔ دور دراز کے لوگ ان سے فتاویٰ حاصل کرتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بہت سی احادیث بھی روایت کیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”قریش کے نوجوانوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب

سے زیادہ اپنے نفس پر قابو پانے والے ہیں۔“

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما موجودہ لوگوں میں سب سے

بہتر تھے۔“

زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما متوازن انداز فکر اور مصمم عزم

دارادے کے مالک تھے۔“

رسول اللہ ﷺ کے بعد ساٹھ سال زندہ رہے۔ وہ صحابہ کے امور و احوال سے کامل واقفیت رکھتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا انتقال ۷۴ھ میں ہوا۔



### نوجوان اور اخلاقی بحران

### بقیہ

ہے۔ بڑی ہی دانائی اور حکمت سے لائحہ عمل بنانے کی ضرورت ہے تاکہ رابطے کے جدید ذرائع کے استعمال اور ان سے مثبت فوائد کے حصول کی طرف نوجوانوں کی رہنمائی کی جاسکے۔

حالات جیسے بھی ہوں، اللہ کے فضل سے امت مسلمہ کے نوجوان بھلائی پر تھے اور الحمد للہ! ابھی تک ان میں خیر موجود ہے اور وہ بھلائی کی طرف ہی گامزن ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ، تباہی و بربادی اور ناامیدی کا پناہ ہوا اور افراط و تفریط میں مبتلا خائفین کا گروہ ان شاء اللہ ہمارے معتدل اور بہبود و تعمیر اور ترقی کی طرف رواں دواں نوجوانوں کو درغلانے اور بہکانے میں کامیاب نہیں ہوگا۔

ایسے نوجوان پھیلیں پھولیں جو پر امید رہتے ہیں۔ تاریخ جن کے قابل فخر کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ اپنے آنے والے کل کیلئے وہ آج ہی محنت اور جدوجہد کرتے ہیں۔ وہ جو مکمل اور قابل فخر زندگی کے روح رواں ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے تمام نوجوانوں کو ہر قسم کی برائی اور شر سے محفوظ فرمائے۔ ہمارے امن و امان، عقیدے اور قیادت کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے! بلاشبہ میرا رب اپنے بندے کے قریب اور اس کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔



### وی پی آرہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث دی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)



# دین اسلام بمقتبایہ سابقہ ادبیان

تحریر: جناب مفتی محمد بن عبد اللہ شجاع آبادی

## دین اسلام کی حفاظت:

- ① دین محمدی کی حفاظت کا پہلا بنیادی اصل خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا اس کی حفاظت کا ذمہ لے لینا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
- ② ﴿إِنَّا نَحْنُ نُزَلِّلُ الْوَيْلَ لَكَ وَإِنَّا لَكَاظِمُونَ﴾
- ③ یہ دین اسلام انسانی زندگی کے تمام شعبہ جات سے متعلق ہے جو امت کے مسلسل و متواتر تعامل کی وجہ سے محفوظ چلا آ رہا ہے۔
- ④ اسی طرح اس دین محمدی کے نقل و کتابت میں اسناد کا کردار ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔
- ⑤ دین اسلام کا اولین بنیادی اصل قرآن کریم ہے تو اس کے نزول میں بھی اسناد کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ اور آپ ﷺ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے تعامل سے حدیث بھی محفوظ رہی ہے اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ [خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ] ..... [صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي]۔ قرآن کی طرح بالآخر حدیث شریف بھی صحائف اور مجموعوں میں مکتوب ہو کر محفوظ ہو گئی۔ کتابت حدیث کی جانب رغبت دلائی اور ایک مشروط طریقے سے قلمبند کرنے کا ارشاد فرمایا:

[إِذَا كُتِبَتِ الْحَدِيثُ فَالْكَتَبُودُ بِإِسْنَادِهِ]

(بغية الدعاة للسيوطي: ج ۲ ص ۲۲۲)

کہ ”حدیث لکھیں اور سند کے ساتھ لکھیں۔“

گویا قرآن و حدیث دونوں میں اسناد کی اہمیت

یہ دین اسلام انسانی زندگی کے تمام شعبہ جات سے متعلق ہے جو امت کے مسلسل و متواتر تعامل کی وجہ سے محفوظ چلا آ رہا ہے۔

﴿وَإِنَّكَ لَتَنزِيلُ رَّبِّ الْعَالَمِينَ﴾  
﴿تَنَزَّلُ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ﴾  
﴿قَلِيلٌ لِّتُكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ﴾  
﴿عَرَفِي مُبِينٍ﴾

(الشعراء)

”یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جسے جبریل امین لے کر آئے ہیں۔ اے محمد! آپ کے قلب مبارک پر نازل کیا گیا ہے جس سے آپ کو منصب رسالت پر فائز کیا گیا ہے۔ یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔“

یہاں قرآن مجید کے نزول میں اسنادی ذکر ہے اور وہ جبریل امین علیہ السلام ہیں۔ پہلے زبانی پڑھا گیا پھر اسے ایک مجموعہ اور کتاب میں محفوظ کر لیا گیا جو عہد رسالت سے آج تک صدور و سطور میں متواتر من و عن محفوظ و مامون موجود ہے۔

پھر اسی طرح شریعت محمدی کا ماخذ ثانی و اصل ثانی حدیث رسول کریم ﷺ ہے۔ یہ بھی دراصل وحی کی قسم ہے۔ یہ وحی نخی ہے اور قرآن وحی جلی ہے۔

ظاہر کی گئی ہے اور اس کا شرف صرف امت محمدیہ کو حاصل ہے۔ جبکہ اہم سابقہ اس فضیلت سے محروم رہی ہیں۔ علامہ محمد بن حاتم المظفر فرماتے ہیں:

[إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْرَمَ هَذِهِ الْأُمَّةَ وَشَرَّفَهَا وَفَضَّلَهَا بِالإِسْنَادِ، وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ كُلِّهَا قَدِيمُهَا وَحَدِيثُهَا إِسْنَادًا، إِنَّمَا هُوَ صُحُفٌ فِي أَيْدِيهِمْ، وَقَدْ خَلَطُوا بِكُتُبِهِمْ أَخْبَارَهُمْ.... الخ.] (فتح المغني: ۳۳۰)

یعنی اللہ سبحانہ نے امت محمدیہ کے لیے اس اسناد کے ذریعہ قرآن و حدیث کو محفوظ کر لیا اور ان کو ممتاز رکھا۔ جبکہ پہلی امتیں اس اسناد کی برکات سے محروم ہو گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاتھوں میں جو مجموعے

تھے ان میں اصل کتب سماوی اور عام خبریں ایک دور سے سے غلط ملط ہو گئیں ان میں غیر ثقہ اور غیر معتبر لوگوں کے قصے کہانیاں شامل ہو گئے۔ یہ وہ حقیقت ہے کہ جس کا دنیا اعتراف کرتی ہے کہ اہل اسلام کا دین محفوظ ہے تو کیوں اور دوسروں کا کیوں غیر محفوظ ہے؟

اب ہم پھر اسناد کا تذکرہ کرتے ہیں۔ امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں:

[الإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَوْلَا الإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ.] (مقدمہ مسلم، ص ۱۵)

”اسناد دین کا حصہ ہیں اور اگر اسناد کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو پھر ہر شخص جو چاہے گا وہ کہہ دے گا۔“

امام زہریؒ حدیث کو بلا سند بیان کرنے کو اس طرح تشبیہ دیتے ہیں: [تفرقی السطح بلا سلم] (تدریب الراوی: ج ۳ ص ۲۰۵) کہ ”جس طرح سیڑھی لگائے بغیر چھت پر چڑھنا ہے۔“

## عالی سند:

چونکہ دین کی حفاظت میں سند کا ایک بلند مقام ہے تو محدثین نے اس کے حصول میں بڑی رغبت دی ہے بلکہ قرب الہی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ علامہ محمد بن اسلم الطوسی فرماتے ہیں:

[اقْرُبُ الإِسْنَادِ قُرْبَةً إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّ الْقُرْبَ مِنَ الرَّسُولِ بَلَا شَكٍّ قُرْبٌ إِلَى اللَّهِ.] (فتح المغني: ۳۳۳)

”عالی سند قرب رسول کا وسیلہ ہے جس سے قرب الہی حاصل ہوتا ہے۔“

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

[طَلَبُ الإِسْنَادِ الْعَالِي سُنَّةٌ عَمَّنْ سَلَف.] (مقدمہ ابن الصلاح: ۱۳۰)

یعنی ”محدثین کے نزدیک عالی سند کا طلب کرنا ایک مستحسن عمل ہے۔“

دینی مدارس میں شیوخ الحدیث کو چاہیے کہ وہ طلبہ میں اس کی ترویج کریں اور تدریس کے ساتھ ساتھ اجازۃ الروایۃ کے عمل کو بھی عام کریں۔ محدثین کا یہ محبوب مشغلہ رہا ہے۔ بلکہ اجازۃ الروایۃ کے ذریعہ سے طالب علم کے پاس وسیع علم کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔ ہذا ما عندی!

# اسلام میں علم کی اہمیت

تحریر جناب مولانا عبدالرحمن شاقب

پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لکھا ہوا قرآن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے گھروں میں تلاوت فرماتے تھے۔

عہد رسالت میں حدیث کی کتابت:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے نبی محترم ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بہت سی احادیث سنتے ہیں مگر ہم انہیں یاد نہیں رکھتے، اس لیے کیا ہم انہیں لکھ لیا کریں، تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت دے دی۔ (مسند احمد)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے اللہ کے نبی ﷺ سے اپنے حافظہ کی کمزوری کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو“ یعنی لکھ کر محفوظ کر لو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے والا تھا۔ سوائے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے کہ ان کے پاس مجھ سے زیادہ حدیثیں محفوظ تھیں۔ اس لیے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ (صرف حافظہ میں محفوظ کر لیتا تھا) (بخاری)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی زبان مبارک سے جو بھی سنتا لکھ لیا کرتا اس پر مجھے قریش نے ایسا کرنے سے منع کر دیا اور کہا کہ آپ ﷺ بشر ہیں اور آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض اس لیے آپ ﷺ کی ہر بات لکھ لینا مناسب نہیں۔ یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور ایک دن میں نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”ہر حالت میں میرا کہا لکھ لیا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری زبان سے حق ہی نکلتا ہے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔“ (ابوداؤد)

حدیث: ۴۶۳۶

## منکرین حدیث کا ایک اعتراض

ذخیرہ و احادیث پر مکتبین حدیث کا ایک اعتراض  
یہ ہے کہ احادیث آپ ﷺ کی وفات کے دو اڑھائی سو  
سال بعد لکھی گئی ہیں۔ اس لیے اتنے طویل عرصہ کے بعد  
لکھی جانے والی احادیث کس طرح محفوظ رہیں گی؟

کاتب وحی سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس طرح لکھنا سیکھا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ وہ جنگی قیدی جن کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا، مگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مشورہ کو قبول فرماتے ہوئے مسلمانوں کے بچوں کو لکھنا سکھانے پر مامور فرما دیا۔ اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تعلیم کی کتنی اہمیت تھی۔

اسلام میں اسی علم کی اہمیت کے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خاصی تعداد نے لکھنے پڑھنے میں مہارت حاصل کر لی اور ان میں کتابت کے بعض ماہرین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی کتابت کے لیے منتخب فرما لیا تھا۔ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو بلا لیتے اور وحی کو کتابت کے ذریعے بھی محفوظ فرما لیتے۔ چنانچہ سیدنا ابن عباس اور محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن حکیم کو دو دفتروں کے درمیان چھوڑ گئے ہیں۔ یعنی موجودہ قرآن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ترتیب دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ بھی فرمایا ہے۔ (بخاری)

فتح الباری میں اس کی مزید صراحت ہے کہ وہ قرآن مجید چمڑے کے اوراق میں تھا اور اس کے دونوں طرف لکڑی کے مضبوط دفتے تھے۔ یعنی بہت اچھے طریقے سے ان اوراق کو محفوظ کر لیا گیا تھا۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری) سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں چار انصاری صحابہ سیدنا ابی سیدنا معاذ، سیدنا زید بن ثابت اور سیدنا ابوزید رضی اللہ عنہ نے قرآن حکیم کو جمع کیا تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ سیدنا ابوزید کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ میرے ایک چچا تھے، پھر انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ان کے جمع کیے ہوئے قرآن کے وارث بنے۔ (بخاری)

اس سلسلہ میں اور بھی احادیث موجود ہیں جن سے

اسلام میں علم کی بڑی اہمیت ہے۔ رسول اکرم ﷺ پہلی وحی کے پہلے لفظ 'اقرء' (پڑھیے) سے اس کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی:

﴿يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ (المجادلة)

”اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا۔“

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی کہ [إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا] ”بے شک میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“ (داری) اور آپ ﷺ کا یہ ارشاد بھی کہ [اَطْلُبُ الْعِلْمَ فَرِيضَةً عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ] ”علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر ضروری ہے۔“ (ابن ماجہ) سے علم کی اہمیت و فضیلت واضح ہوتی ہے۔

آپ ﷺ نے مسجد نبوی میں مدرسہ قائم فرمایا تھا چنانچہ وہاں کا صفہ (چبوترہ) جس میں آپ ﷺ کے شاگرد دن میں تعلیم حاصل کرتے اور رات کو وہیں سو جاتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہما ان کو لکھنا سکھاتے اور سیدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ قرآن پڑھانے اور لکھنا سکھانے پر مامور تھے۔ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لیے بھی رسول اکرم ﷺ نے ہفتہ میں ایک دن مخصوص فرما دیا تھا۔ سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ ۲ ہجری رمضان المبارک میں جنگ بدر کا واقعہ پیش آیا اور مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم ہونے کے باوجود اللہ کی نصرت و مدد سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور اس میں بہت سے مشرکین مکہ قید ہو کر آئے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ان میں لکھنا پڑھنا جانے والے قیدیوں کا یہ فدیہ مقرر فرمایا کہ ایک قیدی دس دس مسلمان بچوں کو لکھنا سکھا دے۔

اعتراض بالکل لغو اور باطل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ کی اجازت سے احادیث لکھی جا رہی تھیں۔ صحیح بخاری (۱۹۴ تا ۲۵۶ھ) سے قبل صحیفہ ہمام، مسند احمد، مسند حیدری، مؤطا امام مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق، مؤطا محمد، مسند شافعی وغیرہ مرتب ہو چکی تھیں۔ بلکہ مؤطا امام مالک ۱۴۳ھ میں مرتب ہو چکی تھی اور خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں (۹۹ تا ۱۰۱ھ) حکومت کی جانب سے احادیث رسول ﷺ کی تدوین کا اہتمام فرمایا تھا۔

### مقررین حدیث کا ایک اور اعتراض

مقررین حدیث کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے احادیث لکھنے سے منع فرمایا تھا اگر احادیث دین میں حجت ہوتیں تو آپ ﷺ نے کیوں اس سے منع فرمایا؟

دراصل آپ ﷺ کا یہ منع فرمانا اس لیے تھا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ کو قرآن کی آیتوں کے ساتھ ملا کر لکھ رہے تھے۔ اس لیے اس خدشہ اور ڈر سے کہ کہیں بعد میں لوگ اسے قرآن سمجھ بیٹھیں، آپ ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ اور اس لیے بھی کہ لوگوں نے نیا نیا اسلام قبول کیا تھا اس لیے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ قرآن اور آپ ﷺ کی تشریح اور تفسیر میں فرق نہ کر سکیں۔ اس لیے آپ ﷺ نے احادیث لکھنے سے منع فرمایا تھا۔ جیسا کہ داری اور مسند احمد میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ تم کیا لکھ رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ وہی جو کچھ آپ سے سنتے ہیں۔ اس وقت آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے ساتھ ایک اور کتاب لکھی جا رہی ہے؟ اللہ کی کتاب کو خالص رکھو! بعد میں جب آپ کو اس کا خدشہ نہیں رہا تو پھر آپ ﷺ نے احادیث مبارکہ کو لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اس موضوع سے متعلق عہد نبوی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (۱۱۰ھ تک) میں کتابت و تدوین حدیث کی ایک فہرست پیش کی جا رہی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے تحریری طور پر بہت سے خطوط و رسائل

تیار فرما کر ارسال فرمائے تھے۔

### ۱۔ کتاب الصدقہ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں سرکاری حکام کو بھیجنے کے لیے ”کتاب الصدقہ“ تحریر کروائی جس میں جانوروں کی زکوٰۃ کے مسائل (بھی) تھے۔ (ترمذی)

### ۲۔ صحیفہ عمرو بن حزم

رسول اکرم ﷺ نے یمن کے گورنر عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو ایک صحیفہ لکھوا کر ارسال فرمایا جس میں تلاوت قرآن، نماز، زکوٰۃ، طلاق، عتاق (غلام آزاد کرنا)، قصاص، دیت، نیز فرائض و سنن اور کبیرہ گناہوں کی تفصیل درج تھی۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، دارقطنی، داری، حاکم)

### ۳۔ صحیفہ علی

رسول اکرم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک صحیفہ لکھوا کر عطا فرمایا تھا جس کے بارے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ”واللہ! ہمارے پاس لکھنے پڑھنے کی کوئی کتاب نہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے مجھے یہ صحیفہ رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمایا۔“ (مسند احمد)

”جس میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

### ۴۔ صحیفہ وائل بن حجر

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اپنے وطن عزیز حضرت موت جانے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے نماز، روزہ، زکوٰۃ، نکاح، سود اور شراب وغیرہ کے مسائل پر مشتمل صحیفہ تیار کروا کر عنایت فرمایا۔ (طبرانی)

### ۵۔ صحیفہ سعد بن عبادہ

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے خود رسول اللہ ﷺ سے احادیث سن کر یہ صحیفہ مرتب کیا تھا۔ (ترمذی)

### ۶۔ صحیفہ سرہ بن جندب

سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے یہ صحیفہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی مرتب فرمایا جو بعد میں ان کے بیٹے سلیمان کے حصے میں آیا۔ (تہذیب جلد ۴)

### ۷۔ صحیفہ جابر بن عبد اللہ

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا مرتب کردہ یہ صحیفہ

مناسک حج کی احادیث پر مشتمل تھا۔ (مسلم)

### ۸۔ صحیفہ انس بن مالک

رسول اکرم ﷺ کے خادم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے خود احادیث سنیں اور لکھیں، پھر رسول اللہ ﷺ کو سنا کر ان کی تصدیق بھی کروائی۔ (حاکم)

### ۹۔ صحیفہ عبداللہ بن عباس

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس احادیث پر مشتمل کئی کتب تھیں۔ (ترمذی)

جب سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کے پاس ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر کتب تھیں۔ (ابن سعد)

### ۱۰۔ صحیفہ صادق

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ تھا جس کے بارے میں وہ خود فرمایا کرتے تھے: ”صادقہ وہ کتاب ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سن کر لکھا ہے۔“ (داری)

### ۱۱۔ صحیفہ ابوبکر صدیق

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا لکھا ہوا مجموعہ احادیث تھا جس میں پانچ صد احادیث مرقوم تھیں۔ (تذکرۃ الحفاظ)

### ۱۲۔ صحیفہ عمر بن الخطاب

خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صحیفہ میں صدقات و زکوٰۃ کے احکامات درج تھے، امام مالک فرماتے ہیں: ”میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی یہ کتاب خود پڑھی تھی۔“ (مؤطا امام مالک)

### ۱۳۔ صحیفہ زید بن ثابت

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو وراثت پر ایک طویل تحریر لکھ کر دی تھی یہ اس قدر جامع تھی کہ اس کے ہوتے ہوئے امام شافعیؒ کے نزدیک اس موضوع پر دیگر کسی کی حاجت نہیں۔ (سنن بیہقی)

### ۱۴۔ صحیفہ عبداللہ بن مسعود

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمن خلفا فرمایا کرتے تھے کہ یہ صحیفہ ان کے والد نے اپنے ہاتھ سے



لکھا ہے۔ (آئینہ پرویزیت)

۱۵۔ صحیفہ عثمان:

اس صحیفہ میں زکوٰۃ کے جملہ احکام درج تھے۔

(بخاری)

۱۶۔ خطبہ فتح مکہ:

ایک مثنوی باشندہ ابوشاہ کی درخواست پر رسول اکرم ﷺ نے اپنا مفصل خطبہ قلمبند کرنے کا حکم دیا تھا۔ (بخاری)

۱۷۔ مسند ابو ہریرہ:

اس کے نسخے عبد صحابہ بنی میں لکھے گئے اس کی ایک نقل عمر بن عبدالعزیز کے والد عبدالعزیز بن مروان گورنر مصر (وفات ۸۶ ہجری) کے پاس موجود تھی۔ (بخاری)

۱۸۔ روایات عائشہ صدیقہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات ان کے شاگرد عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے قلمبند کیں۔ (دیباچہ انتخاب حدیث)

۱۹۔ صحیفہ صحیحہ:

یہ صحیفہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد عزیز ہام بن منبہ کو املاء کروایا۔ اس میں ۱۲۳۸ احادیث ہیں جن کا زیادہ تر تعلق اخلاقیات سے ہے۔ یہ صحیفہ ہندوپاک میں شائع ہو چکا ہے۔ یاد رہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات ۵۹ ہجری میں ہوئی جس کا مطلب ہے کہ یہ گراں قدر تاریخی تالیف عہد صحابہ رضی اللہ عنہ کی مایہ ناز یادگار ہے۔ اس صحیفہ کا ایک نسخہ جو چھٹی صدی میں لکھا گیا تھا مامور محقق ڈاکٹر حمید اللہ (پیرس) نے دمشق کے مکتبہ ظاہریہ سے دریافت کیا۔ جبکہ اس صحیفہ کا دوسرا نسخہ جو بارہویں صدی میں لکھا گیا تھا موصوف ہی نے برلن لائبریری سے دریافت کیا۔

دونوں قلمی نسخوں کا مقابلہ کرنے پر معلوم ہوا کہ دونوں نسخوں کی تمام احادیث میں سر مو فرق نہیں۔ صحیفہ صحیحہ جسے صحیفہ ہام بن منبہ بھی کہا جاتا ہے کی تمام احادیث نہ صرف مسند احمد میں حرف بحرف موجود ہیں بلکہ تمام احادیث صحاح ستہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ملتی ہیں۔ گویا ”صحیفہ صحیحہ“ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ احادیث عہد نبوی ﷺ اور عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں لکھی جاتی تھیں۔ نیز صحیفہ صحیحہ کی تمام احادیث کا مسند احمد اور صحاح ستہ کی کتابوں میں من و عن ایک ہی جیسے الفاظ کے

ساتھ موجود ہونا احادیث کی صحت کا بہت بڑا ثبوت ہے۔

(انتہا سنت کے مسائل)

۲۰۔ صحیفہ بشیر بن نہیک:

یہ صحیفہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک دوسرے شاگرد بشیر بن نہیک رضی اللہ عنہ نے مرتب کیا اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کر اس کی تصدیق کروائی۔ (جامع بیان العلم و فضلہ)

۲۱۔ مکتوبات نافع:

یہ مکتوبات سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے املاء کروائے اور حضرت نافع نے تحریر کیے۔ (دارمی)

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن ربیعہ اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے احادیث جمع کیں اور مجموعے مرتب کیے۔

خطوط و وثائق:

احادیث کے باقاعدہ کتابی ذخیروں کے علاوہ آپ ﷺ کے تحریر کروائے ہوئے خطوط و وثائق کی تعداد سیکڑوں میں ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

دستوری معاہدہ:

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھتے ہی آپ ﷺ نے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے حقوق و فرائض پر مشتمل ۵۳ دفعات کا ایک دستوری معاہدہ کیا جسے تحریر کروایا گیا۔ (ابن ہشام)

پھر صلح حدیبیہ کی شرائط لکھوا کر آپ ﷺ نے سہیل بن عمرو کو دی تھیں اور ایک نقل اپنے پاس رکھی تھی۔ (طبقات ابن سعد)

ہجرت کے ابتدائی زمانے میں نبی ﷺ نے مردم شماری کروائی آپ ﷺ کے الفاظ ہیں: ”مجھے ان لوگوں کے نام لکھ دو جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں۔“ (اسلامی نظریہ حیات از خورشید احمد)

صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قیصر و کسری مقنوس اور نجاشی کے علاوہ بحرین، عمان، دمشق، یمامہ، نجد، دومتہ الجندل اور قبیلہ حمیر کے حاکموں کو دعوتی خطوط ارسال فرمائے۔ (رسول اللہ ﷺ کی سیاسی زندگی)

دوران ہجرت سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو پروانہ امن لکھوا کر دیا۔ (ابن ہشام)

اپنے غلام رافع رضی اللہ عنہ اور علای رضی اللہ عنہ کو آزاد کرتے وقت تحریری پروانہ آزادی عنایت فرمایا۔ (مقدمہ صحیفہ صحیحہ)

(مسند احمد)

ایک لشکر کو جنگ پر روانہ فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے لشکر کے امیر کو خط لکھوا کر دیا اور فرمایا: ”فلاں جگہ پر پہنچنے سے پہلے اسے نہ پڑھایا جائے۔“ اس مقام پر پہنچ کر لشکر کے امیر نے خط کھولا اور لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا حکم پڑھ کر سنایا۔ (بخاری)

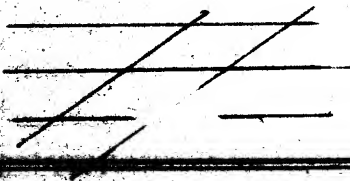
سنہ ۱ ہجری میں قبیلہ جہینہ سے حلیٰ کا معاہدہ اور بنی صفرہ سے معاہدہ کا خطوط اب تک ملتا ہے۔ سنہ ۲ ہجری میں قبیلہ بون ضمہ ۵ ہجری میں فرزادہ اور بنی غطفان ۶ ہجری میں قریش مکہ اور ۹ ہجری میں اکیدر بن عبدالمالک سے تحریری معاہدے کیے گئے۔ (طبرانی ابن سعد ابن ہشام الوثاق) انتظامی ضرورتوں کے پیش نظر اکثر مواقع پر رسول اکرم ﷺ نے جزیرہ نمائے عرب کے اطراف و اکناف میں اپنے گورنروں اور قاضیوں وغیرہم کو وقتاً فوقتاً جو ہدایات و فرائض تحریری صورت میں روانہ کیے تاریخ میں محفوظ ہیں۔ خطوط پر ثبت کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کا ایک مہر تیار کرنا بھی معروف واقعہ ہے۔

یہود خیبر کو ایک صحابی کے قتل کرنے پر دیت ادا کرنے کا تحریری حکم نامہ جاری فرمایا۔ (بخاری و مسلم) گورنر یمن سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے لڑکے کی وفات پر تحریری تعزیت نامہ ارسال فرمایا۔ (مسند رک حاکم) سیدنا ثمامہ رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کے لیے غلہ کی ترسیل نہ روکنے کی تحریری ہدایت جاری فرمائی۔ (فتح الباری)

سیدنا بلال بن حارث مزی رضی اللہ عنہ کو جبل قدس کے دامن میں جگہ دینے کے لیے تحریری حکم نامہ جاری فرمایا۔ (ابوداؤد)

مختلف قبائل کے نام دیت کے مسائل لکھوا کر ارسال فرمائے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کے احکام و مسائل لکھوا کر زکوٰۃ فراہم کرنے والے عمال کو بھیجے تھے۔ یہ احکام سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تحریری شکل میں موجود تھے۔ (دارقطنی کتاب الزکوٰۃ)



# دنیاوی زندگی کی حقیقت

جناب امیر افضل مولانا

رشتوں کی محبت اور اموال دنیا کی جستجو دراصل ایک فطری امر ہے اور فطری امر بذات خود برائیاں نہیں ہوتا مگر اس تمام سلسلہ کے لئے مومن کو جو طریقہ کار بتایا گیا اس کے مطابق اپنے قول و فعل کو ڈھالنا بھی ضروری ہے۔ اگر ان چیزوں کی محبت انسان کے دل میں نہ ڈالی جاتی تو اس دنیا کی رنگینیاں، یہ لہلہاتے کھیت باغات اور تہذیب و تمدن کے نظارے کچھ بھی نظر نہ آتا، جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نہ تو یہ چیزیں بذات خود بری ہیں اور نہ ہی ان سے محبت اور ان کا حصول بری چیز ہے۔ بری چیز یہ ہے کہ انسان ان چیزوں کی محبت اور حصول میں اس قدر غرق ہو جائے کہ اسے آخرت یاد ہی نہ رہے۔ البتہ جن لوگوں کے دلوں میں اللہ کا خوف اور فکر آخرت موجود ہوتی ہے، وہ ان چیزوں کو اسی طرح حاصل کرتے اور انہیں استعمال کرتے ہیں کہ انہیں انہی چیزوں سے دنیا کی راحت و سکون بھی نصیب ہوتا ہے اور آخرت میں بھی یہی چیزیں ان کی نجات کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور اس طرح ہی انسان کو بہتر ٹھکانا میسر آ سکتا ہے جو اللہ کے پاس ہے۔ یہ بھی بڑی وضاحت سے بتا دیا گیا کہ دنیا کی زندگی عارضی، فانی

کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ یہی وہ سرحد ہے کہ جہاں مومن اور دیگر ادیان و مذاہب کے درمیان ایک حد فاصل موجود ہے، کوئی بھی غیر مسلم ہو اس کا مطمع نظر یہی ہے کہ زندگی میں کامیابی کے لئے تمام دستیاب ذرائع اور وسائل سے کام چلایا جاسکتا ہے اور کسی بھی طرح مزید ذرائع بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں جہاں حرام و حلال کی بھی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ جب کہ اس کے برعکس کسی بھی مسلمان کے لئے کامیابی و کامرانی دراصل احکامات الہی کی روشنی میں اور رسول کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کار میں مضمر ہے۔ کیوں کہ ہماری زندگی کا پورا دستور العمل اور ہمارے چہینے مرنے کے طریقے قرآن وحدیث میں واضح بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کسی

دنیا میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دھن اور کم وقت میں سب کچھ حاصل کر لینے کی خواہش میں عام طور پر ہم سب اخلاقی و مذہبی ضوابط کو فراموش کر دیتے ہیں۔ گرد و نواح پر نظر ڈالی جائے تو بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں ہر شخص ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دھن میں لگا ہوا ہے اور اس عمل کو کامیابی تصور کرتے ہوئے اپنے ہر کام اور مسئلہ کے لئے دستیاب وسائل میں زیادہ کامیابیاں سمیٹنے کی خواہش لئے بسا اوقات بہت کچھ فراموش کر بیٹھتا ہے۔ ہنگام جہاں کو دیکھتے ہوئے ہر دوسرا شخص پہلے سے بھاگ دوڑ میں مصروف افراد کی دیکھا دیکھی اسی دھن میں لگ جاتا ہے۔ ہماری کامیابیوں کے معیار بھی مختلف ہیں اور اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ کامیابی دراصل

خوشنما بنا دیا گیا لوگوں کے لئے مرغوبات نفس کی محبت کو، جیسے عورتیں، بیٹے، سونے چاندی کے جمع کردہ ڈھیر، نشان کئے ہوئے (عمدہ) گھوڑے، مویشی اور کھیتی (مگر یہ سب کچھ تو دنیا کی (چند روزہ) زندگی کا سامان ہے، (اور بس) جب کہ (اصل اور) عمدہ ٹھکانا اللہ ہی کے پاس ہے۔

ابہام کی بھی کوئی گنجائش نہیں کہ ہمیں دنیا کی اس فانی زندگی میں کئے جانے والے اپنے اعمال و افعال کا خالق حقیقی کو جوابدہ ہونا ہے۔ دنیا میں انسان کی محبوب اشیاء اور رشتوں بارے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”خوشنما بنا دیا گیا لوگوں کے لئے مرغوبات نفس کی محبت کو، جیسے عورتیں، بیٹے، سونے چاندی کے جمع کردہ ڈھیر، نشان کئے ہوئے (عمدہ) گھوڑے، مویشی اور کھیتی (مگر یہ سب کچھ تو دنیا کی (چند روزہ) زندگی کا سامان ہے، (اور بس) جب کہ (اصل اور) عمدہ ٹھکانا اللہ ہی کے پاس ہے۔“ (آل عمران: ۱۴)

اس آیت مبارکہ میں جن اشیاء کا نام لیا گیا ہے، ان کی محبت انسان کے دل میں فطری طور پر جاگزیں ہے۔

اس چیز یا نئے کو پانے کا نام ہے کہ جس کی لگن میں آپ سرگرداں ہوں، اگر آپ کوئی کام کر رہے ہیں تو اس کی تکمیل ہی آپ کی کامیابی ہے۔ اگر آپ بے روزگار ہیں تو روزگار کا حصول ممکن ہو جانا آپ کی کامیابی ہوتی ہے۔ اگر کوئی کاروبار کیا جا رہا ہے تو جب تک وہ نفع بخش نہ بن جائے آپ اسے کامیابی تصور نہیں کرتے اور کسی بھی معاملہ میں مناسب حاصل، وصول نہ ہو تو آپ کہتے ہیں کہ اس مسئلہ میں ہم ناکام ہو گئے، گویا ان امور زندگی میں مطلوبہ نتائج کا حصول یا کسی مقابلہ میں میدان مار لینا ہی ہمارے ہاں ہر شعبہ میں کامیابی تصور کیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ہم ان کامیابیوں کے حصول میں سرگرداں رہتے ہوئے یہ بھی فراموش کر دیتے ہیں کہ اس کامیابی کے لئے ہمارا طریقہ کار کیا ہے اور ہمارے اس عمل کے منفی اثرات سے کیا خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔

بلاشبہ دنیا میں ہر شخص کامیابی کا متمنی ہے مگر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ضرورت زندگی کے ان مدارج میں

ہے بلکہ اسے مومن کے لئے دارالامتحان قرار دیا گیا ہے۔ اس میں تو کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے کسی بھی شخص کو اختلاف نہیں کہ ہمیں ایک مقررہ وقت پر اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔ قرآن کریم میں رب کائنات اس حوالہ سے ارشاد فرما رہے کہ ”ہر تنفس کو موت کا مزہ چکھنے ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔“ (آل عمران: ۱۸۵)

یعنی اس دنیا کی زندگی میں جو نتائج رونما ہوتے ہیں انہیں کوئی شخص اصلی اور آخری نتائج سمجھ نہ بیٹھے اور انہی پر حق و باطل اور فلاح کے فیصلے کا مدار رکھے اگر ایسا ہے تو درحقیقت وہ سخت دھوکے میں مبتلا ہو جائے گا۔

کارخانہ کائنات میں موجود ہر چیز میں ہم خالق کائنات کی قدرت کا بخوبی مشاہدہ کر سکتے ہیں، اسی باب

میں قرآن کریم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ

”بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے بدلنے میں اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں کی نفع دینے والی چیزیں لے کر چلتے ہیں اور اس پانی میں جسے اللہ نے آسمان سے نازل کیا ہے پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اور اس میں ہر قسم کے چلنے والے جانور پھیلاتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کا تابع ہے البتہ غفلتوں کے لیے نشانیاں ہیں“ (البقرہ: ۱۳۶)

اس آیت مبارکہ میں بڑی وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ اگر انسان کائنات کے اس کارخانے کو، جو شب و روز اس کی آنکھوں کے سامنے چل رہا ہے اس کو دیکھے، سوچے اور سمجھے تو یہ آثار جو اس کے مشاہدے میں آ رہے ہیں اس نتیجے پر پہنچانے کے لیے بالکل کافی ہیں۔ قرآن پاک میں اسی حوالہ سے ایک اور جگہ بیان ہے کہ ”یشک اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں میں بھی،

اور زمین میں بھی، وہی زندگی بخشتا ہے، اور اسی کا کام ہے موت دینا، اور اس کے سوا تمہارا نہ کوئی یار ہے نہ مددگار۔“ (التوبہ: ۱۱۶)

اس آیت مبارکہ میں بتا دیا گیا

کہ آسمانوں اور زمینوں میں صرف اللہ پاک کی ہی حکومت ہے، کوئی اس کا ہمسر یا اس کے سوا ہمارا مددگار نہیں اور یہ بھی کہ زندگی و موت صرف اس کی مرضی و مشاء سے ہے۔

دنیا میں احکامات خداوندی کی خلاف ورزی پر گرچہ بظاہر کامیابی مل بھی جائے تو درحقیقت وہ کامیابی نہیں بلکہ ناکامی ہے، اس کی وضاحت قرآن پاک میں بھی موجود ہے

”اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشانا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ان سے کچھ کام نہ رکھو ہاں اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت کرتے رہو تاکہ (قیامت کے دن) کوئی اپنے اعمال کی سزائیں ہلاکت میں نہ ڈالا جائے (اس روز) خدا کے سوانہ تو کوئی اس کا دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا

اور اگر وہ ہر چیز (جو روئے زمین پر ہے بطور) معاوضہ دینا چاہے تو وہ اس سے قبول نہ ہو یہی لوگ ہیں کہ اپنے اعمال کے وبال میں ہلاکت میں ڈالے گئے ان کیلئے اپنے کو کھوتا ہوا پانی اور دکھ دینے والا عذاب اس لئے کہ وہ کفر کرتے تھے۔“ (الانعام: ۷۰)

غور فرمائیں کہ اللہ رب العزت دنیا و آخرت کی تفریق واضح کرتے ہوئے خود بیان فرماتے ہیں کہ دنیا کی زندگی دھوکہ اور ایسے شخص کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اس باب میں ایک اور جگہ حاکم و خالق حقیقی کا ارشاد ہے کہ

”اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لئے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کر دیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے۔“ (طہ: ۱۲۳)

یعنی جو شخص احکامات خداوندی کے مخالف ہوگا اس

**دنیا میں احکامات خداوندی کی خلاف ورزی پر گرچہ بظاہر کامیابی مل بھی جائے تو درحقیقت وہ کامیابی نہیں بلکہ ناکامی ہے، اس کی وضاحت قرآن پاک میں بھی موجود ہے**

عمران: ۱۹۸)

اس آیت مبارکہ میں اجر و ثواب پر بے بہا انداز و اکرام کا مژدہ سنایا گیا ہے تاکہ انسان اپنی اصلاح کو مقدم رکھے اور شرعی حدود سے باہر نہ نکلے۔

خالق کائنات کی کرم نوازی ہے کہ اس نے ہمیں دین حق پر پیدا کیا مگر معاشرتی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو بخوبی احساس ہوتا ہے کہ ہم احکامات الہی سے روگردانی

کے مرتکب ہو رہے ہیں جب کہ اللہ رب العزت نے ہمیں دنیا میں بھجوائے جانے سے قبل ہمارا رزق اور عمر مقرر کر دی۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ہمارے عقیدہ میں جو کچھ ہے وہ ہمیں ہی ملنا ہے اسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ اس حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں منقول ہے: ”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ہم پر ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا وہ

کے لئے بہتری، کامیابی اور کامرانی کی کوئی صورت نہیں نہ ہی اس جہان فانی میں اور نہ ہی جہان باقی میں، اس لئے ہمیں ہر معاملہ میں اللہ پاک کے احکامات کو مقدم رکھنا ہوگا۔ اسلام کی آفاقی تعلیمات ہمیں فلاح و بقاء کا درس دیتی ہیں، یہاں یہ بھی وضاحت کر دی گئی کہ اگر کوئی شخص محض دنیا کا طالب ہوگا تو اس کو بھی مایوس نہیں کیا جائے گا، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

”جو لوگ (فقط) دنیوی زندگی اور اس کی زینت (و آرائش) کے طالب ہیں ہم ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ اسی دنیا میں دے دیتے ہیں اور انھیں اس (دنیا کے صلہ) میں کوئی کمی نہیں دی جاتی۔“ (هود: ۱۵)

یعنی اگر کوئی شخص دنیاوی آسائش کا طلبکار ہوگا تو اسے مطلوبہ مقاصد میں کامیابی مل سکتی ہے مگر اس کا

آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، شرعی احکامات سے روگردانی پر بڑی سخت وعید کی گئی۔ قرآن پاک میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ

”جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشانا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا، تو جس طرح یہ لوگ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے اور ہماری آیتوں سے منکر ہو رہے تھے اسی طرح آج بھی انہیں بھلا دیں گے۔“ (الاعراف: ۵۱)

یعنی جو آج اس دنیوی زندگی میں دین کو کھیل تماشنا بنا کر آیات قرآنی سے انحراف کرتا ہے تو روز قیامت اللہ پاک اسے فراموش کر دیں گے جب کہ اپنی زندگی دین حق پر بسر کرنے والوں کو دونوں جہاں میں کامیابی کی خوشخبری سنائی گئی ہے:

”برعکس اس کے جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان بانوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کی طرف سے یہ سامان غیافت ہے ان کے لیے، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے نیک لوگوں کے لیے وہی سب سے بہتر ہے۔“ (آل



## سعودی عرب میں خودکش دھماکہ کی مذمت

مرکز جمعیۃ اہل حدیث اسلام آباد راولپنڈی کا ہنگامی مشترکہ اجلاس زیر سرپرستی علامہ عبدالعزیز اور زیر صدارت حافظ مقصود احمد منعقد ہوا جس میں سعودی عرب کے علاقے عسیر کے فوجی ٹپ میں ٹمبر کی نماز ادا کرتے ہوئے خودکش دھماکہ کی بھرپور مذمت کی گئی اور شہداء کے لیے مغفرت کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں سعودی حکومت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اس واقعہ کو سعودی حکومت اور حرمین شریفین کے خلاف ایک خطرناک سازش قرار دیا گیا۔ آزمائش کی اس گھڑی میں اہل پاکستان سعودی عرب کے عوام کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اجلاس میں دیگر کئی ذمہ داران نے بھی شرکت کی۔

(منجانب: ایم این اے سلفی۔ میڈیا سیل اسلام آباد)

## قائدین یوتھ فورس کا دو روزہ تنظیمی دورہ۔ رپورٹ: ابو احمد

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے جنرل سیکرٹری حافظ فیصل افضل شیخ نے جناب نعمت اللہ ظفر معاون صدر کے ہمراہ مختلف اضلاع کا دوروزہ تنظیمی دورہ کیا۔

ریٹالہ خورو: وفد پہلے مرحلہ میں ریٹالہ خورو مرکز نداء الاسلام پہنچا اس موقع پر شرکاء نے جماعتی کام کے حوالے سے اپنے مختلف تحفظات کا اظہار کیا جس پر حافظ فیصل افضل شیخ نے زمینی حقائق کی روشنی میں جماعت کی ترقی اور اپنے مقاصد کے حصول میں کامیابی پر بریفنگ دی۔ اوکاڑہ: وفد اوکاڑہ میں جامع مسجد لالہ زار کالونی میں پہنچا حافظ غلیل الرحمن مجاہد کی والدہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور یوتھ کی تنظیمی صورت حال پر تبادلہ خیال ہوا۔ ساہیوال: جامع مسجد عبدالعزیز رحمان ٹاؤن میں یوتھ فورس کا اجلاس ہوا احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ نماز فجر جامع مسجد طوبی میں حافظ فیصل افضل شیخ نے پڑھائی اور درس قرآن دیا۔ بہاولنگر: وفد بہاولنگر میں صدر العلوم حافظ والا پہنچا۔ یہاں تنظیمی صورت حال پر گفتگو ہوئی۔ فورٹ عباس: وفد فورٹ عباس جناح ہال بلدیہ پہنچا یہاں سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار سے قاری محمد اکرم طارق، عمر فاروق بھٹی، قاری محمد حسن سلفی، نعمت اللہ ظفر اور حافظ فیصل افضل شیخ نے خطابات کیے۔ اس موقع پر تحصیل فورٹ عباس کی نو منتخب قیادت کا اعلان بھی کیا گیا۔ حاصل پور: حاصل پور میں وفد نے معروف قدکار مولانا محمد عظیم حاصل پوری سے ملاقات کی اور حاصل پور میں جماعتی صورت حال پر تبادلہ خیال ہوا۔ وہاڑی: وفد وہاڑی مرکز ضیاء الاسلام پہنچا۔ اس موقع پر حافظ فیصل افضل شیخ نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جماعتی پالیسی بیان کی اور کہا کہ سیلاب زدہ علاقوں میں ہماری جماعت گراں قدر خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ انہوں نے قائد یوتھ فورس حافظ محمد ادریس ضیاء کی دینی و ملی خدمات پر زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور حافظ صاحب کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے خصوصی دعائیں کیں۔ حافظ حبیب الرحمن ضیاء نے جناب حافظ فیصل افضل شیخ سے ضلع وہاڑی کی تنظیمی صورت حال پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ میاں چنوں: وفد مرکزی جامع مسجد میاں چنوں پہنچا۔ ضلعی صدر مولانا راشد عاجز سے تنظیمی صورت حال پر گفتگو ہوئی۔ کسوال: جامع مسجد عمر بن خطاب کسوال میں نماز مغرب ادا کی مولانا عزیز الرحمن سلفی اور معاذ بٹیک سے ملاقات کی۔ چیچہ وطنی: وفد ضلعی صدر چوہدری منشاء الرحمن سے ملاقات کی۔ یوں حافظ فیصل افضل شیخ اپنے رفقاء کرام سمیت دوروزہ دورہ مکمل کر کے واپس عازم سفر ہوئے۔

عرض کرتا ہے یا رب نفثہ (قرار دیا گیا) ہے یا رب علقہ (بستہ خون ہو گیا) یا رب مضغہ (خون کا ٹوٹرا) ہو گیا جب اللہ تعالیٰ ان کی خلقت پوری کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے یا رب مرد ہوگا یا عورت، بد بخت ہوگا یا نیک بخت، چنانچہ جس قدر رزق اور زندگی ہوگی وہ اسی وقت لکھ دی جاتی ہے جب وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔“ (بخاری)

توجہ فرمائیے کہ جب ہمیں یہاں بھجوائے جانے سے قبل ہمارا مقدر طے کر دیا گیا تو ہم اسلامی احکامات سے روگردانی کرتے ہوئے کس قدر خسارہ سمیٹ رہے ہیں کیوں کہ ہمارا مذہب ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ رزق انسان کو ایسے ہی ڈھونڈتا ہے کہ جیسے موت کسی کو تلاش کرتی ہے اور دنیا کی آسائشیں ہمارا مطیع نظر نہیں ہونی چاہئیں، اسی لئے ہمارے نبی ﷺ نے بھی سادہ زندگی کو شہاد بنائے رکھا اور ہمیں بھی اس کی تلقین کی۔ اس حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں مرقوم ہے سیدنا ابولامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے ایک روز حضور اکرم ﷺ کے سامنے دنیا کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

”کیا تم نہیں سنئے؟ کیا تم نہیں سنئے؟ کہ زیب و زینت ترک کرنا، پرانگندہ رہنا یہ ایمان کی دلیل ہے ترک زینت ایمان کی دلیل ہے یعنی خشک اور سادہ زندگی گزارنا۔“ (سنن ابوداؤد)

خالق کائنات کے احکامات سے روگردانی بلاشبہ سراسر خسارے کا سوا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہمارے اعمال ہی دنیا و آخرت میں ہماری راہیں متعین کریں گے، اسی لئے اسلام ہمیں تنگی و بدی کی تفریق واضح کرتے ہوئے اپنی اصلاح کا درس دیتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ بھی اپنی دعاؤں میں دنیا و آخرت کے فتنے سے نجات کی دعا مانگتے رہے اور ان کا یہ عمل ہمارے لئے بھی قابل تقلید ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ذکر ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

”تم اللہ تعالیٰ سے اس کے عذاب کی پناہ مانگو تم اللہ تعالیٰ سے قبر کے عذاب کی پناہ مانگو تم اللہ تعالیٰ سے کج دہال کے فتنے سے پناہ مانگو تم اللہ تعالیٰ سے

کریم ﷺ کی زندگی عمدہ اور اعلیٰ نمونہ ہے۔“ (سنن نسائی)

شرعی احکامات کے برعکس دور حاضر میں ہم شعائر اسلام سے بہت دور نکل آئے ہیں، بلاشبہ ہمارے تمام مسائل، مصائب اور آلام کا بھی یہی سبب ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس فانی زندگی میں اپنے اعمال و افعال کو اللہ رب العزت کے احکامات اور رسول کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق و حوالہ لیں، ورنہ یاد رکھئے کہ دونوں جہاں میں جہاں و بربادی ہمارا مقدر بن جائے گی۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اس کے علاوہ ہماری بقاء، فلاح اور کامیابی و کامرانی کی اور کوئی دوسری صورت بھی نہیں۔

زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگو۔“ (مسلم)

قرآن میں اللہ پاک نے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا کہ ہمارے لئے رسول کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں اپنی زندگیاں بسر کرنے کے لئے ایک بہتر نمونہ ہے۔ اسی متن کے ساتھ ایک حدیث مبارکہ میں بیان ملتا ہے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف سات چکر لگا کر طواف فرمایا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر صفا اور مروہ کے درمیان سی فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ تمہارے رسول

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ  
وَالصَّلَاةِ﴾ (البقرہ)

”اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔“

اقامت صلوٰۃ عربی لفظ ہے جس کے معنی منہج ذیل ہیں:

① سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فرائض نماز بجالانا رکوع، سجدہ تلاوت، خشوع اور توجہ کو قائم رکھنا نماز کو قائم رکھنا ہے۔

② سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اوقات کا خیال رکھنا وضو اچھی طرح کرنا رکوع سجدہ پورا کرنا تلاوت اچھی طرح کرنا التحیات اور درود پڑھنا اقامت صلوٰۃ ہے۔

③ نماز کے قائم رکھنے سے مراد ہے کہ اس پر مدامت مقررہ اوقات میں پابندی کے ساتھ اس کے ارکان پورے پورے ادا کرے اور فرائض سنن مستحبات کی حفاظت کرنے کسی میں خلل نہ آنے دے، مفادات و کمزوریاں سے اس کو بچائے اور اس کے حقوق اچھی طرح ادا کرے۔ نماز کے حقوق دو طرح کے ہیں: ایک تو ظاہری ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور دوسرے باطنی ہیں۔ خضوع اور حضور قلب یعنی دل کو فارغ کر کے ہمہ تن بارگاہ حق میں متوجہ ہو جانا اور عرض و نیاز و مناجات میں محویت پانا ہے۔

نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے

نماز بے حیائی سے روکنے کا سبب اور ذریعہ بنتی ہے۔ جس طرح دواؤں کی مختلف تاثیریں ہیں اور کہا جاتا ہے کہ فلاں دوا فلاں بیماری کو روکتی ہے اور واقعاً ایسا ہوتا ہے۔ لیکن؟ جب دو باتوں کا التزام کیا جائے۔ ایک دوا کو پابندی کے ساتھ اس طریقے اور شرائط کے ساتھ استعمال کیا جائے جو حکیم اور ڈاکٹر بتلائے۔ دوسرا پرہیز یعنی ایسی چیزوں سے اجتناب کیا جائے جو اس دوائی کے اثرات کو زائل کرنے والی ہوں۔ اسی طرح نماز کے اندر بھی یقیناً اللہ نے ایسی روحانی تاثیر رکھی ہے کہ یہ انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے لیکن اسی وقت جب نماز کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ان آداب و شرائط کے ساتھ پڑھا جائے جو اس کی صحت و قبولیت کے لیے ضروری ہیں۔

شرائط نماز

نماز کی قبولیت کے لیے چند شروط نماز کا اعتبار رکھنا ضروری ہے تاکہ یہ عبادت مقبول ہو۔ مثلاً اس کے لیے

# نماز کی پابندی

جناب مولانا عبداللہ

والوں کے ساتھ رکوع کرو۔“

نبی کریم ﷺ نے امت کی اس طرح تربیت فرمائی: ”امت ہمیشہ نماز کا اہتمام کرے اس کے لیے یہ حکم دیا کہ اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز کی تعلیم و تربیت کی خاطر مارو اور ان کے بستر الگ کر دو۔“ (ابوداؤد: ۴۹۵)

اس حدیث کی روشنی میں جب امت مسلمہ بچپن سے ہی نماز کا اہتمام کرے گی تو بچپن کی یہی عادت آگے چل کر عبادت کی شکل اختیار کر لے گی۔

باجماعت نماز کی ترغیب بھی حدیث میں وارد ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تہا پڑھنے سے ستائش درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرنا زکوٰۃ دینا ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور استطاعت ہو تو حج کرنا۔ مذکورہ ارکان میں سے کچھ تو بدنی عبادات ہیں جیسے نماز روزہ اور شہادتین کا اقرار اور کچھ مالی عبادات یعنی زکوٰۃ۔ البتہ حج بدنی و مالی عبادت ہے۔

مذکورہ عبادتوں میں سب سے زیادہ اہم عبادت نماز ہی ہے۔

① روز قیامت عبادات میں سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق باز پرس ہوگی۔

② شہادتین کے اقرار کے بعد سب سے پہلے نماز کا ہی حکم دیا جائے گا۔

③ بلوغت کے بعد سب سے پہلے واجب ہونے والی عبادت نماز ہے۔

④ جب تک ہوش و حواس باقی ہیں نماز کی فریضت بھی باقی رہے گی۔

⑤ نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جو ہر حال میں واجب الادا ہے خواہ

وہ سفر ہو یا حضر صحت کی حالت میں ہو یا بیماری کی بارش کے حالات ہوں یا شدید گرمی کا موسم امن کی حالت ہو یا خوف کا عالم ہاں مختلف حالات میں نماز کی کیفیات اوقات و تعداد رکعات وغیرہ میں ضرور فرق ہوگا۔

⑥ نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کے لیے وضو شرط ہے اور وضو (کے آثار) کی وجہ سے امت محمدیہ قیامت کے دن بہ آسانی پہچانی جائے گی۔ ان کے وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے۔

⑦ نماز ہی ایک مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز ہے۔ نمازی روزِ محشر پر نور ہوگا (سورۃ البقرہ: ۴۳) ”نماز قائم رکھو زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے

نماز انسان کا تعلق اللہ سے قائم کرتی ہے جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر اس کے عزم و ثبات کا باعث اور ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔

نماز اور زکوٰۃ ہر زمانے میں دین اسلام کے اہم ترین ارکان رہے ہیں۔ تمام انبیاء کی طرح انبیاء بنی اسرائیل نے بھی اس کی سخت تاکید کی تھی۔ مگر یہودی ان سے غافل ہو چکے تھے۔ نماز باجماعت کا نظام ان کے ہاں تقریباً درہم برہم ہو چکا تھا۔ قوم کی اکثریت انفرادی نماز کی بھی تارک ہو چکی تھی۔ نیز زکوٰۃ دینے کی بجائے یہ سود کھانے لگے تھے۔

نماز سے انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر اس کے عزم و ثبات کا باعث اور ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے قرآن کریم میں کہا گیا ہے کہ

کے سوا کسی اور کی طرف التفات نہ ہو۔ باجماعت اوقات مقررہ پر اس کا اہتمام ارکان صلوٰۃ، قراءت، رکوع، قومہ سجدہ وغیرہ میں اعتدال واطمینان ہو۔ خشوع اور وقت کی کیفیت، رزق حلال کا اہتمام وغیرہ۔

ہماری نمازیں ان آداب وشرائط کے مطابق ہوں تو ان کے وہ اثرات بھی ہماری زندگی میں ظاہر ہوں گے جو قرآن کریم میں بتائے گئے ہیں۔ یعنی نماز بے حیائی اور برائیوں سے روکتی ہے۔ نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ بے حیائی کے کاموں سے اور برائیوں سے رک جائے۔

نماز ذکر اور یاد الہی کا سب سے بڑا مظہر ہے کہ

اس میں انسان اپنے جسم و جان، قلب و قالب، ظاہر و باطن اور قول و عمل ہر اعتبار سے محو عبادت ہوتا ہے اور خاص کر اس میں سجدے کی حالت تو وہ خاص حالت ہوتی ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ سجدے میں ہوتا ہے اور اس کی یہ حالت اس لائق ہے کہ اس کی دعا قبول ہو جائے۔

نماز کے لیے اٹھائے جانے والا ہر قدم باعث خیر ہے

مومن کی زندگی میں نماز کی برکتیں بہت ساری ہیں۔ یہاں تک کہ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم باعث خیر و برکت ہے بلکہ اس پر نیکی اور اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے بدن کے ہر جوڑ پر طلوع آفتاب کے ساتھ ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ دو آدمیوں میں انصاف و عدل کرا دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اس کے سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کی سواری پر اس کا مال و اسباب لا دینا صدقہ ہے۔ کسی سے اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور وہ قدم جو نماز کے لیے انھیں صدقہ ہے اور تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دینا صدقہ ہے۔“ (بخاری، حدیث: ۲۴۶)

نماز کی حالت میں کی جانے والی عبادتوں کی اہمیت

نماز کی پابندی کا اجر و ثواب بہت ہی عظیم ہے اللہ کی شان کریمی ہے کہ بندہ جب پابندی کے ساتھ صحت کی

حالت میں نماز قائم کرتا ہے اور جب حالت سفر میں ہو یا بیماری رکاوٹ بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ اور یزید بن ابولکبشہ ایک مرتبہ ہم سفر تھے اور یزید سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے جن سے سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سیدنا ابوموسیٰ سے کئی مرتبہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو جتنی عبادت وہ سکونت اور صحت یابی میں کیا کرتا تھا اتنی ہی عبادتیں اس کے لیے لکھی جاتی ہیں۔“ (بخاری: ۲۵۳)

سنن و نوافل کی اہمیت

فرض نمازوں کی اہمیت جس طرح مسلم ہے اسی طرح سنن و نوافل کی بھی شریعت میں بڑی تاکید آئی ہے ان کی پابندی بھی بے حد لازم ہے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا معاملہ درست نہ ہوا تو وہ ناکام و نامراد رہے گا“

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ سجدے میں ہوتا ہے اور اس کی یہ حالت اس لائق ہے کہ اس کی دعا قبول ہو جائے۔“

اگر اس نے فرض نمازوں میں کچھ کمی کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کچھ نوافل ہیں؟ تو نوافل سے اس کے فرائض کی تکمیل کی جائے گی اس کے بعد اس کے سارے اعمال اسی طرح دیکھے جائیں گے۔“ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی شب و روز میں ۱۲ رکعتیں (سنن) پابندی کے ساتھ ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا“ چار رکعت قبل ظہر، دو رکعت بعد ظہر، دو رکعت بعد مغرب، دو رکعت بعد عشاء اور دو رکعت قبل فجر۔“ (ترمذی، نسائی)

نبی کریم ﷺ کے بعد آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے ہاں بھی نماز کی بڑی اہمیت تھی وہ نماز کی بڑی پابندی کرتے تھے اور اپنے ماتحتوں کو بھی اس

کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلا خط اپنے گورنروں کے نام لکھا:

[ان اہم امورکم عندی الصلاۃ فمن حافظها حفظ دینہ ومن ضعیفها کان فلما سواها من عملہ اشد اضعافا]

”بلاشبہ تمہارے کاموں میں سب سے اہم کام میرے پاس نماز ہے جس نے نماز کی پابندی کی اس نے اپنے دین کو بچا لیا اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ دیگر کاموں کو بھی بہت زیادہ ضائع کرے گا۔ (مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ: ۲۸/۲۶۱)

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ دشمنان اسلام سیدنا خضیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے ارض حرم سے نکل کر مقام صل لے جا رہے تھے تو شہید اسلام سیدنا خضیب رضی اللہ عنہ نے آخری خواہش یہی ظاہر فرمائی کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کا موقع دیا جائے تاکہ بارگاہ الہی میں کچھ مناجات کر لوں۔ پھر آپ کو یہ موقع دیا گیا جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو کہنے لگے:

أَلَوْلَا أَنْ تَطْلُوَانِ مَا بِي جَزَع لَطَوْلَتْهَا (بخاری)

(۳۰۴۵) ”اگر تم لوگوں کے بدگمانی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نماز کو ذرا طویل کر دیتا۔“ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جان جان آفرین کے حوالے کر دی۔ دعا ہے:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رِبًّا وَتَقْبَلْ دُعَائِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ (ابراہیم: ۴۰، ۴۱)

”اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے رب! میری اس دعا کو قبول فرما۔ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی جس دن حساب ہونے لگے۔“





بندہ مقام کے عنوان سے بھٹی صاحب کے متعلق لکھا ہے:

”نفقوش عظمت رفتہ اور بزم ارجمنداں در اسفل  
مولانا محمد اسحاق بھٹی کی شگفتہ، شائستہ اور ان کے  
منفرد اسلوب نگارش کی نمائندہ کتابیں ہیں، جنہیں  
پڑھتے ہوئے نہ دماغ تھکتا ہے اور نہ دل بھرتا  
ہے۔ سبک لہجہ اور رواں اسلوب۔ جھوٹ نے بھٹی  
صاحب کو دیکھا ہے یا ان سے ملاقات کی ہے ان  
کی تین باتیں انہیں ”رطہ حیرت میں ڈالتی ہیں،  
ایک یہ کہ وہ ریاست فرید کوٹ کے سکہ بند  
”پنجابی“ ہیں۔ دوسری بات یہ کہ وہ ”مولانا“ ہیں  
اور تیسری یہ کہ وہ مسلک کے اعتبار سے باطل  
”اہل حدیث“ ہیں لیکن اردو اتنی صاف اور سلیس  
لکھتے ہیں کہ ان پر اہل زبان ہونے کا گمان گزرتا  
ہے۔ کہیں گرہ نہیں، اغلاق نہیں، آدور نہیں  
اور عیب نہیں! اس سے بڑھ کر حیران کن بات یہ  
ہے کہ وہ ”مولانا“ تو چکے ہیں یعنی صحیح معنوں میں  
عالم، قرآن وحدیث، سیرت، تاریخ وفقہ پر مکمل  
مہور مگر عبا پوش ہیں، نہ دستار بند۔ نہ تیج بہ دست  
اور نہ صاف بہ داماں۔ نہ لوٹا ساتھ رکھتے ہیں اور نہ  
عصا ہاتھ میں تھامتے ہیں۔ مناسب اور موزوں  
داڑھی، عام شہریوں جیسا لباس اور ساندہ (لاہور)  
میں دوسرے محلے داروں کی طرح رہائش اور  
بودوباش۔ ان کے ماتھے پر علم کی خشونت نام کو  
نہیں۔ آواز بھاری ضرور ہے مگر اس پر درشتی طاری  
نہیں ہونے دیتے۔ ہر لائقہ سابقہ کے بغیر  
صرف اپنے نام پر اکتفا کرتے ہیں۔

تیسری بات ان کا اہل حدیث ہونا۔ وہ نماز میں رفع الیدین کرتے ہیں، آمین بالجہر کہتے ہیں اور فاتحہ خلف الامام پڑھتے ہیں مگر نہ کسی حنفی سے الجھتے ہیں اور نہ لڑتے ہیں۔ وہ اپنے مشرب کے پابند ہیں، کسی منصب کے دعوے دار نہیں، انھیں مل کر ہر ایک کو یہی احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک وضع دار، بردبار، روادار شخص سے ملے ہیں۔ نہ تکبر، نہ غرور اور نہ تقصیر، نہ نفور، ورنہ جتنا علمی کام وہ کر چکے ہیں اگر کوئی اس کا میسواں حصہ بھی کر لے تو وہ رازی و غزالی کو اپنے پاس بیٹھنے تو کچا پھٹکنے بھی نہ دے اور

ادیب اور انشاپرداز ہیں۔ وہ بہت سی کتابوں کے مصنف و مؤلف اور بلند پایہ محقق ہیں۔ وہ مستند عالم دین بھی ہیں، ان کی زندگی کا طویل حصہ صحافت میں بسر ہوا۔ انھوں نے ہر طرح کے مسائل پر لکھا ہے، ان کے موضوعات و مباحث کا دائرہ ادب و سیاست، تاریخ و تعلیم، سیرت و سوانح، مذہب و صحافت اور اس کے مختلف گوشوں تک پھیلا ہوا ہے۔ ان کی تحریروں میں معلومات اور علمی نکات کی فراوانی ہوتی ہے۔ ان کے قلم اور زبان، دونوں سے لطائف کے پھول جھڑتے ہیں۔ وہ تحریر میں افکار کے موتی پروتے ہیں۔ ان کی تحریرات متن کے حسن اور اسلوب نگارش کی رنگینی سے آراستہ ہوتی ہیں۔ افکار و معانی کا طعسم قاری کے احساسات پر چھا جاتا ہے۔ ان کے گشت زار الفاظ و مضامین کا زائر و سائر ”ایک بار دیکھا، دوبارہ دیکھنے کی ہوس“ کا نعرہ لگاتا ہے اور اس کے سحر حلال سے باہر نہیں نکل سکتا۔ وہ مختصر اور مفصل دونوں طرح کی تحریریں لکھنے پر قادر ہیں۔ ان کے اختصار میں اعجاز اور تفصیل میں دل کشی کی خوبی موجود ہوتی ہے۔ وہ بات سے بات پیدا کرتے اور مضامین و مباحث کو پھیلاتے چلے جاتے ہیں، لیکن تحریر و نگارش کی رنگینی بیان کی طوالت اور واقعات کی تفصیل کا احساس نہیں ہونے دیتی۔ ان کی تحریر و نگارش کی سحر انگیزیاں اور افکار و معانی کی قیامت خیزیاں ان کی تمام تحریروں اور تصنیفوں میں موجود ہیں۔“

نوائے وقت لاہور کے ایک معروف کالم نگار، ادیب و صحافی صاحب زادہ خورشید گیلانی تھے جو اب وفات پا چکے ہیں۔ مسلکی اعتبار سے بریلوی حنفی تھے۔ گیلانی صاحب نے اپنی کتاب ”ریشک زمانہ لوگ“ میں ”گم نام مگر

**شخصی خاکہ نگاری:**  
اب ان کتب کی تفصیل بیان کی جاتی ہے جن کا تعلق ادارہ ثقافت اسلامیہ کے ساتھ نہیں ہے۔

کافی عرصہ پہلے بھی صاحب نے ”قومی ڈائجسٹ“ لاہور میں نام و رخصیات کے سوانحی خاکے لکھنے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ سب سے پہلا شخصی خاکہ گیلانی ذیل سنگھ پر لکھا جس کا عنوان تھا ”کچھ گھر سے قیصر صدارت تک“ علی ارشد صاحب نے اس مضمون کو فیمل آباد سے کتابت کروایا۔ محترم بھی صاحب کی خواہش پر وہ کتابی صورت میں شائع کر کے ہندوستان لے جانا چاہتے تھے۔ اس کتابت شدہ مضمون کو مجیب الرحمان شامی صاحب نے دیکھا تو انھوں نے اصرار کیا کہ اسے قومی ڈائجسٹ میں شائع کیا جائے۔ اس کے لیے انھوں نے ”قومی ڈائجسٹ“ کے معاون مدیر جناب تنویر قیصر شاہد کو بھی صاحب کے پاس بھیجا اور ادارتی نوٹ کے ساتھ مضمون شائع کیا۔

اس مضمون کو بے حد پذیرائی حاصل ہوئی لوگوں نے بھی صاحب کے منفرد انداز تحریر کو بڑا پسند کیا۔ پھر یہ سلسلہ چل نکلا اور قومی ڈائجسٹ میں عرصہ دراز تک بھیٹی صاحب کے لکھے ہوئے شخصی خاکے اشاعت پذیر ہوتے رہے۔

پھر ان مطبوعہ خاگوں میں کچھ اضافے کیے گئے اور کچھ نئے لکھے گئے۔ ۱۹۹۷ء میں یہ خاکے مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور کی طرف سے شائع ہوئے۔

اب تک بھٹی صاحب کے لکھے ہوئے خاکوں کے چار مجموعے: نفوشِ عظمت رفتہ، بزمِ ارجمنداں، کاروانِ سلف اور قافلہ حدیث اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ ان چار مجموعوں کے تعارف سے پہلے بھٹی صاحب کے اسلوب نگارش پر نام وراصحابِ قلم کی رائے ملاحظہ فرمائیے۔

ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

”مولانا محمد اسحاق بھٹی اردو کے صاحب طرز

ایک جہازی ساز کا اشتہار صرف اپنے القاب و خطابات کے لیے وقف کر دے۔ مولانا اسحاق بھٹی بلند مقام تو ہیں مگر رہے گمنام کہ یہی اچھے لوگوں کا خاصہ ہے۔“

پروفیسر عبدالجبار شاکر (وفات: ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۹ء) بھٹی صاحب کے متعلق ان کی کتاب ”قاضی محمد سلیمان منصور پوری“ کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

”انھوں نے تنہا تحقیق کے جو ہفت خواں طے کیے، یہ ان کی شخصیت کے جوہر کو نمایاں کرتے ہیں۔ قدرت نے انھیں ایک ایسا اسلوب عطا کیا ہے جو اردو زبان و ادب کے اسالیب میں ایک انفرادیت کا حامل ہے۔ ان کے ہاں معروف ادیبوں اور دانش وروں کی طرح نہ تو حکمائے مغرب کی کتابوں کے اقتباسات ہیں اور نہ وہ اپنے مطالب کے اظہار کے لیے مشکل تراکیب اور ادق اصطلاحات کا سہارا لیتے ہیں۔ ان کے ہاں اسلوب میں ابلاغ کی حد درجہ خوبی دکھائی دیتی ہے۔ ان کا قلم شستہ اور پیرایہ شگفتہ ہے۔ سادگی میں پرکاری کے نقوش ان کی تحریر کا خاصہ ہے۔ انھوں نے نصف صدی تک جو عملی جواہر پیدا کیے ہیں، ان میں ابوالکلام کی نثری بلاغت، شبلی کی مورخانہ بصیرت، سید سلیمان ندوی کا اسلوب تحقیق، مولانا مودودی کا دعوتی انداز، رشید احمد صدیقی کی سی شگفتہ نگاری، مولوی عبدالحق کی سی سادہ بیانی، مولانا ثناء اللہ امرتسری کی جامعیت، مولانا محمد حنیف ندوی کا حکیمانہ اسلوب، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجپانی کی سادگی اور کتاب دوستی اور علامہ احسان الہی ظہیر کی طلاقت لسانی کی جھلکیاں ان کی تحریروں کے مختلف صفحات پر نمایاں دکھائی دیتی ہیں۔“

پروفیسر عبدالجبار شاکر مرحوم، بھٹی صاحب کی کتاب ”میاں عبدالعزیز مالواڈہ“ کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

”ان کا اہلب قلم نئے سے نئے میدانوں میں شہسواری کے کمالات دکھا رہا ہے۔ بھٹی صاحب کی شخصیت عجیب دل آویزیوں کا مجموعہ ہے۔ ان کے مطالعے میں بے پناہ وسعت ہے۔ ان کے حافظے اور استحضار پر ایک عالم کو رشک

ہے۔ ان کے اسلوب کی چاشنی دیدنی ہے۔ ان کی گفتگو ”وہ کہیں اور سنا کرے کوئی“ کے مصداق ہے۔ اسلوب اگر اعلیٰ ابلاغ کے تقاضوں کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ اس دور کے صاحب طرز ادیب ہیں۔ زبان کی سادگی اور شگفتگی نے ان کے طرز نگارش کو ایک انفرادیت عطا کی ہے۔ قلم کی شگفتگی اور اسلوب کی شگفتگی نے ان کی ہر کتاب میں ایک عجیب جادو جگا رکھا ہے۔ مگر ان کے اسلوب کی اصل رنگت ان کے خاکوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ ذرا ”نقوش عظمت رفتہ“ کے صفحات کو دیکھیے۔ ”بزم ارجمندان“ کے اوراق الٹیے۔ ”کاروان سلف“ کی شخصیات کا مطالعہ کیجیے۔ ”محفل دانش مندان“ میں بیٹھیے اور ”قافلہ حدیث“ کے ہم رکاب چلیے، کیا کیا اور کیسے کیسے اسالیب کے طلسمات کی کرشمہ سازی ہے ع

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست“  
مولانا محمد ادریس ہاشمی (وفات: ۲۵ مئی ۲۰۱۰ء)  
جماعت غربائے اہل حدیث پنجاب کے جنرل سیکریٹری تھے۔ وہ معروف صاحب علم اور نہایت وسیع النظر انسان تھے۔ مولانا اسحاق بھٹی کی کتاب ”کاروان سلف“ پر اظہار خیال کرتے ہوئے اپنے ماہ نامہ ”صدائے ہوش“ (لاہور) اگست ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں ادارتی صفحات پر وہ لکھتے ہیں:

”مشہور عالم دین، صاحب طرز ادیب، مورخ و سوانح نگار، سیرت نگاری کے بے تاج بادشاہ اور سابق ذہنی ڈائریکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کی قلم کاری کا تازہ شاہکار ”کاروان سلف“ شائع ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ چکا اور بلا مبالغہ یہ حسین شاہکار ہے۔ موصوف کے قلم سے اس سے قبل ماضی قریب میں برصغیر پاک و ہند کی نام و شخصیات کے سوانحی خاکوں پر مشتمل دو مجموعے موسومہ ”نقوش عظمت رفتہ“ اور ”بزم ارجمندان“ شائع ہو کر عوام و خواص سے خراج تحسین وصول پا چکے ہیں۔ ان میں موصوف نے اہل حدیث حضرات کے علاوہ دیوبندی، بریلوی، شیعہ اور بعض غیر مسلم شخصیات پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ ہمارے نزدیک ان کتب کا یہی حسن ہے جس کی بنا پر اسے سب پڑھیں

اور اس طرح بھٹی صاحب نے اہل حدیث اکابرین کے کام کو دوسرے مکاتب فکر کے لوگوں تک پہنچا دیا۔ مولانا اسحاق بھٹی عرف عام میں ہمارے ذہنوں میں موجود ”مولانا“ کے تصور پر شاید پورے نہ اتنی اور انھیں پہلی مرتبہ دیکھنے والا قاری شاید انھیں مولانا محمد اسحاق بھٹی تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ بالکل سادہ مزاج، صوفی منش، درویش صفت اور صوفی مشرف بھٹی صاحب سب سے پیار کرنے والے اور سلفیوں کے لیے شفیق و مہربان ہیں۔ اس مجموعے میں میں کی تعداد میں اپنے وقت کے نابغہ روزگار مشاہیر کے تذکرے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بڑی جماعتوں، تنظیموں، میدان جہاد کے شہسواروں، شاہوں، ملک و بیرون ملک یونیورسٹیوں کے سند یافتہ صاحب جب و دستار سے جو کام نہ ہو سکا وہ اکیلے بھٹی صاحب نے کر دیا، سچ ہے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا  
ہر مدعی کے واسطے دارورسن کہاں

ہفت روزہ الاعتصام کے مدیر مسؤل مولانا حافظ احمد شاکر بھٹی صاحب کی تصنیف دل پذیر ”قاضی محمد سلیمان منصور پوری“ کے آغاز میں لکھتے ہیں:

”مولانا بھٹی کا انداز تحریر بہت جاذب، رواں دواں، شستہ اور سلیس ہے۔ واقعات نگاری اس طرح کرتے ہیں کہ قاری ان کے طرز بیان میں خود کو بہتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ موصوف کا حافظہ اللہ تعالیٰ کی خاص عطا ہے اور اس میں محفوظ واقعات کا خوب صورت اظہار ان کا کمال ہے۔ ان کا قلم اگرچہ کبھی کبھی مؤرخ کے قلم کی طرح ”بے رحم“ بھی ہو جاتا ہے لیکن اکثر تذکروں میں ان کے الفاظ عقیدت کے میلان و رجحان کے غماز ہوتے ہیں۔ ان کے قلم سے تذکار و تراجم رجال کا ڈھیر لگ جانے کے باعث بعض اصحاب علم و قلم انھیں دور حاضر کا ذہبی کہتے ہیں، جو صحیح معلوم ہوتا ہے۔“  
اصحاب علم و فضل کی ان آراء کے بعد اب بھٹی صاحب کے شخصی خاکوں کے مجموعوں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے:



## مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے زیر اہتمام اسلامی دعوت کانفرنس

اسلام محبت و اخوت اور صبر و برداشت کا دین ہے۔ جرم خواہ کوئی بھی کرے وہ مجرم ہے۔ لیکن ہر مسئلہ کو مسلمانوں کے ساتھ جوڑ دینا بذات خود ایک انتہا پسندی ہے۔ یورپ کے اندر رہنے والے مسلمان پرامن اور اسلام کے داعی ہیں۔ ہمیں اپنی اس حیثیت کا بہتر اور پرامن استعمال کرنا ہے۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں شام و عراق جانے کی بجائے اپنی تعلیمی صلاحیتوں کو بہتر بنائیں اور اسلام کے نظام اخلاق کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالیں۔ ان خیالات کا اظہار مسجد التحویٰ نیسٹر میں مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے زیر اہتمام ۳۸ ویں سالانہ اسلامی دعوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کیا۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام دین فطرت ہے اور فطرت کا تقاضا ہے کہ زمین پر بسنے والے انسانوں کے درمیان عدل و انصاف قائم ہو۔ چنانچہ فطرت کے انہی تقاضوں کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو سلامتی کا راستہ بنا کر پوری دنیا انسانیت کیلئے ایک عظیم نعمت بنا کر بھیجا۔ امت مسلمہ کو امت وسط اور خیرالام کا لقب اسی لئے دیا گیا کہ وہ پوری دنیا کیلئے رحمت بن جائے۔ دین میں اعتدال سے مراد یہ ہے کہ انسان کو نہ تو اس قدر غلو سے کام لینا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے آگے بڑھ جائے اور نہ اس قدر کوتاہی ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں پامالی پر اتر آجائے۔ آج چند افراد کے اسی راہ اعتدال سے ہٹ جانے کی وجہ سے اسلام کو دہشت گردی سے جوڑا گیا۔ ایسے موقع پر مایوسی کی کیفیت میں مبتلا ہو جانے کی بجائے عزم کا پیکر بن کر اسلام کے اصل پیغام کو اسوہ رسول کے ساتھ انسانیت کے سامنے پیش کیا جائے تو دنیا اس پیغام کو ضرور سمجھے گی۔

ممتاز مذہبی راہنما پروفیسر ڈاکٹر حماد لکھوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انتہا پسندی ایک اضافی اصطلاح ہے جس کا تعلق صرف مذہب سے نہیں بلکہ کسی بھی شعبہ زندگی سے اس کا تعلق ہو سکتا ہے۔ انسانیت کے فائدے کیلئے اللہ اور اس کے رسول کی دی ہوئی سہولتوں، آسانوں، گنجائش کو اپنے لفظ نظر پر اصرار کرتے ہوئے ختم کر دینے کا نام انتہا پسندی ہے جو اسلام میں سخت ناپسندیدہ ہے۔ اسلام اعتدال اور میانہ روی کا نام ہے۔ انڈیا سے ممتاز عالم دین مولانا عبداللہ مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی تعلیمات کا تمام تر انحصار میانہ روی پر ہے، انتہا پسندی اور اسلام متضاد ہیں کیونکہ سرور کائنات کی پوری زندگی رواداری و مساوات کے عظیم پیغام پر تھی۔ قول و عمل، اخلاق و کردار اور معاملات میں انتہا پسندی سے بچنا اور معاشرے کو غلو و درگزر، محبت و اخوت صبر و برداشت کا درس دینا اسلام کے وہ عظیم اوصاف ہیں

جن سے دوسرے مذاہب و ادیان عاری ہیں۔ قرآن حکیم نے انتہا پسندی کے مقابلے میں معتدل رویے کی تحسین فرمائی، آپ نے امت کیلئے ہمیشہ آسان چیزوں کو پسند کیا۔ آئندہ لیا کے معروف مذہبی۔ کارل سید ویم رضوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام وہ مکمل مذہب اور شریعت ہے جو دہشت گردی کو جوڑ سے ختم کر سکتا ہے۔ سورۃ توبہ میں خالق کائنات نے واضح اعلان کیا کہ اگر میدان جنگ میں دشمن امن مانگے تو اسے امن کے مقام تک پہنچانا اور اسکی حفاظت کرنا ہر مسلمان مجاہد کی ذمہ داری ہے۔ ایسی تعلیم دنیا کے کسی مذہب میں موجود نہیں۔ تاریخ انسانی گواہ ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے کبھی جمہوی طور پر تشدد نہیں کیا گیا بلکہ تشدد وہ ہے جو عالمگیر جنگوں اور شام، عراق، فلسطین اور کشمیر میں مسلمانوں پر کیا جا رہا ہے۔ ہمیں حقائق کی نظروں سے اس ساری صورتحال کو دیکھنا ہوگا۔

معروف صحافی و کارلرانا شفیق خان پسروری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ ہر مسلمان نہ صرف خود سہا امن ہوتا ہے بلکہ اپنی کوششوں سے امن و سلامتی کی راہیں فراہم کرتا ہے۔ دین اسلام میں ایک جان کو پوری انسانیت کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں کسی کی جان لینا تو دور کی بات ہے انسان اپنی جان بھی خود نہیں لے سکتا، اسلام تو کسی کی عزت نفس مجروح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

ممتاز سکارلڈاکٹر صہیب حسن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کے سامنے جہاں اپنے تحفظ کا مسئلہ ہے وہاں دوسری طرف اپنی دعوت کو بھی عام کرنا ہے ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ دنیاوی لیڈر یا انٹرنیٹ کی تعلیمات نہیں بلکہ محسن انسانیت کی ذات مبارکہ ہے۔ مسلمان اس ملک میں ایک داعی کی حیثیت سے بھی ہیں، ایسے کفار و مشرکین جو ہمیں اسلامی تعلیمات سے نہیں روکتے ان کے ساتھ محبت کا رویہ رکھنا قرآنی حکم ہے۔ چنانچہ ہمیں حکمت عملی اور قرآنی تعلیمات کو صحیح معنوں میں سمجھ کر آگے بڑھنا ہوگا۔ جب امت میں تعمیری سوچ آئیگی ہم اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں گے تو نوجوان طبقہ افراط و تفریط سے ہٹ کر صراط مستقیم کی روش راہ کو ضرور اپنائے گا۔

مرکزی امیر مولانا عبدالہادی البعری نے خطاب کرتے ہوئے برطانوی مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ جذبات کی بجائے حقیقت پسندانہ رویہ اپنائیں۔ ہمیں انتہا پسندی کا لیل اپنے اوپر سے اتروانا ہے اور چند افراد کے جرائم کی سزا پوری کمیونٹی کو نہیں دی جاسکتی۔ بد قسمتی سے اس وقت انتہا پسندی کے حوالے سے سب سے زیادہ تشدد کا نشانہ مسلمانوں کو بنایا جا رہا ہے، لیکن حقائق اس کے برعکس ہیں۔ حکومتی اقدامات بھی انتہا پسندی کی طرف

لیجائیو لے ہیں۔ شاپ اینڈ سرج کا سب سے زیادہ نشانہ مسلمانوں کو ہی بنایا جا رہا ہے۔ ہمیں نوجوان نسل کو جذبات سے نکال کر تعلیم و ہنر اور قرآن و سنت کی تعلیمات کی طرف لانا ہے۔ مولانا حفیظ خان مدنی نے کہا کہ رکاوٹیں بہت زیادہ ہیں لیکن ان رکاوٹوں کو امکانات میں تبدیل کیجیے۔ انتہا پسندی کا سب سے زیادہ نقصان اس ملک میں مسلمانوں کو ہو رہا ہے۔ صبر و تحمل اور برداشت ہی دعوت دین کیلئے راہیں فراہم کرنے کے عوامل ہیں۔ قدیم فقہی دلائل و احادیث و اسلام دعوت و اشاعت کے میدان میں رکاوٹ ہیں اس کو ختم ہونا چاہئے۔ مولانا شعیب احمد میر پوری نے جماعت کی نشاطات کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ ملک ہمارا ہے، اور ہم اس کے شہری ہیں، لہذا اس ملک میں امن و سلامتی کا قیام ہماری ذمہ داری ہے۔ امن و سلامتی کے قیام میں ہمارا تعاون غیر مشروط طور پر حکومت کے تمام اداروں کے ساتھ ہے۔

حافظ عبدالاعلیٰ درانی نے جماعت اہلحدیث کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ قرآن و سنت کی تعلیمات کی نشر و اشاعت، عقیدہ توحید و سنت کی حفاظت اور اہل حق کا کردار ہی ہمارا اصل تعارف ہے۔ ہر گز گواہ اپنے علم و عمل، کردار، اخلاق میں اسوہ رسول کو نمونہ عمل بنائے۔ انسانیت کی قدر اور معاشرے میں خیر پھیلانا ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے۔ مذکورہ کے خطیب شیخ واجد ملک نے اپنے خطاب میں اسوہ رسول کی روشنی میں صبر و تحمل کو اپنانے کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ ہم ایک داعی امت ہیں اور داعی بہترین اخلاق و کردار کا حامل فرد ہوتا ہے۔ ہمیں اس ملک میں اپنی اولاد کو انہی اوصاف پر پروان چڑھانا ہے۔ برادر ابو مختصر نے اپنے خطاب میں برطانیہ میں دعوت و تبلیغ اور موجودہ حالات میں نوجوان نسل کی ذمہ داریوں پر خطاب کیا۔ سعودی حکومت کے نمائندے شیخ عبدالعزیز الحریزی اور اسلامک کچلر سنٹرل لندن کے چیئرمین احمد الدلیان نے بھی خطاب کیا۔ میڈیا سیکریٹری مولانا شفیق الرحمن شاہین نے کانفرنس کا اعلامیہ پیش کیا۔ مولانا ادریس مدنی خطیب گلاسگو نے ویلفیئر ٹرسٹ کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا، جبکہ مولانا ابراہیم میر پوری نے مسئلہ کشمیر، حافظ عبداللہ نے برما کے مسلمانوں کی مشکلات، مولانا محمود الحسن اسد نے مسجد قصبہ اور شیخ کورنگیل احمد نے دہلی کی مذموم سرگرمیوں پر قرارداد پیش کی۔ کانفرنس میں برطانیہ بھر سے کارکنان اور مسلمانوں نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض حافظ حبیب الرحمن حبیب، مولانا شریف اللہ شاہد، قاری ذکاء اللہ سلیم نے انجام دیے۔ مختلف نشستوں میں تلاوت قرآن کریم کی سعادت حافظ عبداللہ، قاری سلیمان ارشد، قاری عبدالوہید، اسماعیل غفور نے حاصل کی۔ اخلاقی غفور اور ابو حذیفہ اظہر نے نظمیں پیش کیں۔ مسجد التحویٰ نیسٹر کی انتظامیہ کمیٹی نے بہترین انتظامات کئے۔

# اخبار الجماعۃ

## جامعہ حرین ظفر وال

مشکلات اور مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا ہی مومن کی پہچان ہے۔ ہمارے مدارس صرف کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت کا کام کرتے ہیں ان کا دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ہمارا دامن صاف ہے۔ ہم حکومت کے سیکورٹی اداروں سے تعاون کی پالیسی پر گامزن ہیں لیکن تلاشی کی آڑ میں بلا جواز پکڑ دھکڑ سے مذہبی طبقہ تحفظات کا شکار ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ حرین ظفر وال کے مدیر حافظ عبدالغفار ریحان نے جامعہ حرین کے اساتذہ کی رہائی کے بعد مختلف یونٹوں سے آئے ہوئے کارکنان اور جامعہ حرین کے اساتذہ اور طلبہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کل رات سرکاری انتظامیہ کے کچھ ارکان جامعہ میں آئے جامعہ کی تلاشی لی اور جاتے وقت ہمارے تین اساتذہ اور سیکورٹی گارڈ کی گن ساتھ لے گئے۔ اگلے دن ہم نے مقامی تھانے میں رابطہ کیا تو SHO نے بتایا کہ یہ ہماری روٹین کی کارروائی تھی اور ہمیں جامعہ میں کوئی مشکوک سرگرمی نظر نہیں آئی۔ گرفتار اساتذہ کی رہائی کے بعد جامعہ حرین جینتے پر اساتذہ اور طلبہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

منجانب: جامعہ حرین ظفر وال

## مبارکباد

ہم پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف اور حاجی نور احمد (اسدیس ہٹل والے) کو بالترتیب امیر اور ناظم حلقہ تھانہ بھٹھی بننے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ عمران مجاہد نے کہا کہ ہم امیر ضلع حافظ عبدالباسط شیخ پوری کا شکر ادا کرتے ہیں۔

منجانب: محمد سرور واراکین، گاؤں مالوال شیخ پورہ

## خطبات جمعۃ المبارک

حضرت مولانا قاری شفیق الرحمن خلیفہ جامع مسجد اہل حدیث علی آباد چک نمبر 112 تحصیل سانگہ بل ضلع نکانہ کے خطبات جمعۃ المبارک کا شیڈول درج ذیل ہے:

۲۱/ اگست کا خطبہ جمعۃ المبارک توبہ و استغفار کے موضوع پر۔

۲۸/ اگست کا خطبہ جمعۃ المبارک ماں کی شان اور

۴/ ستمبر کا خطبہ جمعۃ المبارک شان مصطفیٰ کے موضوع پر

پڑھائیں گے۔ ان شاء اللہ

منجانب: عبدالمنان والہ/ عبدالغفور والہ چک ہذا

## جماعتی دورہ بسلسلہ تنظیم سازی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی کا وفد 8 ستمبر بروز ہفتہ جامع مسجد محمد اہل حدیث سینٹھاکر سیداں پنچا امیر ضلع سیدتیق الرحمن شاہ نے جماعتی وابستگی تنظیم سازی اور تعمیرات مساجد پر درس ارشاد فرمایا احباب جماعت کے ہمراہ علاقہ کی دیگر مساجد کا وزٹ کیا اور 4 زمریہ مساجد کے موقع پر گئے اور احباب جماعت کے ہمراہ وہاں پر جماعتی زندگی تنظیم سازی اہل حدیث یوتھ فورس کا قیام اور علاقہ کے جماعتی احباب کے مسائل جماعتی خدمات اور پیغام فی وی چیٹ کی نشریات پر گفتگو کی۔ وفد تحصیل گوجر خان کے دفتر پنچا محترم شاہ صاحب نے جماعتی وابستگی جماعتی نظم اور مساجد گوجر خان و دیگر علاقہ جات کے مسائل پر جماعتی تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ مقامی مساجد کے نمائندوں کے شاہ صاحب نے مسائل سے اور موقع پر احکامات جاری فرمائے۔ محترم شاہ صاحب نے تمام احباب جماعت کا تعاون کرنے پر احباب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

رپورٹ: محمد عمران الحق سلفی، آفس سیکرٹری راولپنڈی

## پرائیویٹ جج کوڈ میں کمی کی تجویز کی مذمت

جج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان کے مرکزی رہنما حافظ شفیق کاشف نے سپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق کی پرائیویٹ جج سکیم کے کوڈ میں کمی کی تجویز کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ معزز ایوان کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حافظ شفیق کاشف نے کہا کہ حکومت ایک جج میں تعداد کم ہونے کی وجہ سے کامیابی کے بلند وبانگ دعوے نہ کرے کیونکہ پرائیویٹ جج نوڈرز آپریٹرز اپنی خدمات کی بدولت سعودی حکومت کی طرف سے اعزاز پاتے آرہے ہیں جبکہ سرکاری سکیم میں کرپشن اقرباء پروری اور نا اہلی کی وجہ سے وزراء اور بیورو کریٹ جیلوں میں بند رہے ہیں اور کئی کیس اب بھی زیر سماعت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ سکیم اور نوڈرز آپریٹرز پر تنقید کا سلسلہ بند کیا جائے۔ چند با اثر شخصیات کی پرائیویٹ جج کوڈ کم کرنے کی کوشش آئندہ سال بھی کامیاب نہیں ہوگی اور آرگنائزرز معاہدوں کے مطابق اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے۔

## بد اخلاقی کے مجرموں کو نشان عبرت بنایا جائے

بدوملہی..... قصور واقعہ میں ملوث بد اخلاقی اور بلیک میسج کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے کر نشان عبرت بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اسلامی قانون کے مطابق بتائی گئی سزائیں تمام جرائم ختم کر سکتی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پنجاب کے امیر پروفیسر عبدالستار حامد نے تحصیل نارووال کے نائب امیر نذیر احمد اسد آف بدوملہی سے ایک ملاقات کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث نفاذ اسلام ہی کو تمام بحرانوں کا حل گردانتی ہے۔ اس لیے ہمارا مطالبہ ہے کہ وطن عزیز میں اسلامی نظام کا نفاذ کر دیں۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی، نامہ نگار بدوملہی

## تعمیر مساجد

بدوملہی..... مساجد کی تعمیر پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت ہے۔ جمعیت المناہل الخیریہ اس سنت کی ترویج میں عرصہ دراز سے کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ بات مساجد کی تعمیر کر رہے والے ادارے جمعیت المناہل الخیریہ کے نمائندے شیخ نرفان مسعود نے شی ناظم بدوملہی نذیر احمد اسد کے ساتھ ایک ملاقات میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ مساجد میں فرقہ واریت کا کوئی تصور نہیں۔ مساجد صرف اللہ کی عبادت کے لیے ہوتی ہیں۔ وہ جامع مسجد حسین بدوملہی کی تعمیر نو کے حوالے سے نذیر حسین اسد کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی، نامہ نگار بدوملہی

## گوجرہ میں ایسولینس سروس

تحصیل گوجرہ کے امیر حافظ محمد اسلم جٹ اور ان کی کابینہ کی کاوشوں کے نتیجے میں ایک نئی ایسولینس خرید لی گئی ہے جس سے تحصیل گوجرہ کے جماعتی احباب و کارکنان کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو گیا ہے۔ نئی ایسولینس گاڑی خریدنے پر تحصیل گوجرہ کی جماعت نے امیر حافظ محمد اسلم جٹ اور ان کے ساتھیوں کی کاوشوں کو سراہا۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت

## پیغام T.V کی نشریات

اہل حدیث یوتھ فورس تھانہ سوہدرہ نے اپنے علاقہ میں کیبل آپریٹر سے معاملات طے کر کے پیغام فی وی کی نشریات کو چلویا ہے۔ اہل علاقہ نے پیغام فی وی کو بہت پسند کیا اور دن بدن مقبول ہو رہا ہے۔

منجانب: حافظ راشد اقبال محمدی صدر AYF سوہدرہ



## دعائے صحت کی اپیل

پسرور کے جماعتی کارکن محمد مشتاق سلفی کے والد گرامی ان دنوں عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ قارئین سے ان کی صحت کا ملکہ عاجلہ و نافذہ کے لیے اللہ کے حضور دعاؤں کی التماس ہے۔

دعا گو: شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت پسرور

## ہر شہر ہر ضلع سے ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں

ہماری پروڈکٹ ”ایزی پیپر سوپ“ جو نئی زمانہ گھر سے باہر سفر میں، آفس میں، مسجد میں، سکول و کالج میں ہر ایک کی شدید ضرورت بن چکا ہے۔ کی مارکیٹنگ کے لیے ہر شہر سے ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں۔ دس ہزار روپے سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کریں اور ماہانہ ہزاروں روپے کمائیں۔ محنتی، ایماندار کاروباری حضرات رابطہ کریں۔

میچنگ ڈائریکٹر... قاری حافظ ظفر اقبال  
0335/0300-5150317

## جوہر نایاب

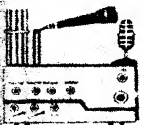
جدید طبی ریسرچ (میلوس ہونا گناہ ہے)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

**Al-Fatah**  
Loud Speaker Amplifier



بدھ پائیز محمد عثمان

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

**الفتح ایملی فار لاؤڈ سپیکر**

نیا ایملی فار کی بہترین درآمدی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایملی فار، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈل، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایف فٹاؤڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

نیا سچک نزد دہلی کالج گوجرانوالہ

## بلدیاتی انتخابات میں شرکت

بلدیاتی انتخابات جمہوری نظام کے استحکام کے لیے نرسری کی حیثیت رکھتے ہیں مرکزی جمعیت اہل حدیث بلدیاتی انتخابات میں حصہ لے گی تاکہ اہل اور دیانتدار نمائندوں کو منتخب کروایا جاسکے۔ مسلم لیگ ان اور مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کے درمیان بلدیاتی انتخابات کے لیے باہمی مشاورت کو جاری رکھا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز یہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کے قائدین اور وفاقی پارلیمانی سیکرٹری رانا محمد افضل ایم این اے کے درمیان ہونے والی ملاقات میں کیا گیا۔ وفد کی قیادت مولانا محمد یوسف انور نے کی جبکہ وفد میں مولانا عبدالرحمن آزاد امیر فیصل آباد علامہ عبدالصمد معاذ، مولانا محمد اکبر جاوید ناظم، محمد اعجاز بیگ ناظم سیاسیات شامل تھے۔ ملاقات میں رانا محمد افضل ایم این اے نے مرکزی جمعیت فیصل آباد کے تعاون کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ جماعت آئندہ بھی مسلم لیگ ان سے تعاون کرے گی۔ قائدین جمعیت نے حلقہ میں اپنے امیدواران کے سلسلہ میں گفتگو کرتے ہوئے مسلم لیگ ان سے بھی تقاضا کیا کہ باہمی تعاون کیا جائے۔ بالاتفاق امیدواروں کے انتخابات اور نامزدگی پر مزید مشاورت کرنے کے لیے ایک کمیٹی کی تشکیل کا اعلان کیا گیا۔ مولانا محمد یوسف انور نے ملاقات کے آخر میں دعائے خیر فرماتے ہوئے تمام قائدین کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ باہمی تعاون کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

## ضرورت رشتہ

ایک پچاس سالہ شخص اراکین برادری ذاتی مکان گورنمنٹ ملازم سکیل ۱۶ کو دوسری شادی کے لیے سنواری مطلق بیوہ خاتون کا رشتہ درکار ہے۔

اسی طرح ایم ایس سی سائیکالوجی ٹوکی کے لیے تعلیم یافتہ اہل حدیث بڑے کا رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: 0301-7991137 - 0315-6959695

## AYF سرگودھا کی سرگرمیاں

مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام 15 مئی 2015ء کا خطبہ جمعہ المبارک ضلع بھر کے 35 اہم مقامات پر تحفظ و عظمت حریم شریفین کے عنوان پر پڑھایا گیا جس کے لیے بھرپور مہم چلائی گئی۔ 11 جون کو 23 بلاک شہر سرگودھا میں جمعیت یوتھ فورس کی ضلعی کابینہ و تحصیل امراء و ناظمین کا اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں تبلیغی پروگرامز کا شیڈول جاری کیا گیا اور ضلع سرگودھا میں ہینڈ پمپ لگوانے پر علوی ٹرسٹ کے ذمہ داران کا شکریہ ادا کیا اور ان کے کام کو سراہا۔ رمضان المبارک میں احکام و مسائل رمضان کے عنوان پر لٹریچر تقسیم کیا گیا اور ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر بڑی افطاری و درس قرآن اور اس کے علاوہ ضلعی نظم کے تحت 11 افطار و درس قرآن پروگرامز کروائے گئے جن میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ 27 رمضان المبارک کو 58 چک میں غیر ملکی برائے غرباء و مساکین تقریب کا انعقاد ہوا۔ 30 گھرانوں میں راشن تقسیم کیا گیا۔ یکم اگست 2015ء بروز ہفتہ ضلعی کابینہ و تحصیل امراء و ناظمین کا اہم اجلاس مدرسہ سلفیہ بل 111 منعقد ہوا۔ ناظم ضلع حافظ عبدالغفور صاحب نے سابقہ سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کی اور آئندہ کے اہداف کا آراء کے بعد تعین کیا گیا اور ضلعی شورنی کے اجلاس کا وقت اور جگہ کا بھی تعین کیا گیا جو آئندہ جلد ہی بلایا جائے گا۔ بعد ازاں حافظ عبدالماجد بن حافظ دین محمد نے سامعین سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ لوگوں کے درمیان آج خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ بزرگوں کا لگایا ہوا پودا پروان چڑھتا نظر آ رہا ہے۔

المرسل: حافظ مظہر الاسلام نائب ناظم نشر و اشاعت ضلع سرگودھا

## دعائے صحت کی اپیل

کچھ عرصہ سے میرا گلا کافی خراب ہے علاج معالجہ کے باوجود تاحال درست نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے تبلیغی کام رکھا ہوا ہے۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ طالب دعا: علی شیر حیدری، آف موکل ضلع قصور

## سلائی سنٹر کا قیام

اہل حدیث یوتھ فورس تلواڑہ تحصیل وزیر آباد کے زیر اہتمام الاحسان سلائی ٹریڈنگ سنٹر کا اجرا کیا گیا۔ جس میں یتیم اور مستحقین زکوٰۃ بچوں کو مفت سلائی کا ہنر سکھایا جاتا ہے۔ اہل علاقہ نے AYF کی اس کاوش کو سراہا ہے۔

منجانب: حافظ راشد اقبال محمدی صدر AYF سوہدرہ

# داخلہ جاری ہے

# عظیم خوشخبری

✽ پرسکون ماحول ✽ مخفی اساتذہ کرام ✽ حد اور مشق ✽ منزل پر خصوصی و انفرادی توجہ ✽ ہفتہ وار وظیفہ ✽ کھانا رہائش ✽ علاج معالجہ ✽ یو پی ایس کی سہولت ✽ 2 تاڑھائی سال میں حفظ ✽ قراءت کی مشق ✽ عصری تعلیم لازمی ✽ دینی و عصری تعلیم کے ساتھ اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ ✽ نامور قراء و اساتذہ کی زیر نگرانی

**نوٹ:** طالب علم کے ہمراہ سرپرست ضرور آئے۔ اور اپنے ہمراہ ب فارم کی کاپی لائے۔

استاذ القراء قاری محمد یونس اثری

استاذ الحفظ قاری محمد اکرام اثری

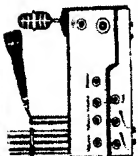
مولانا حافظ محمد اعظم خاں قاسم میر محمدی

امیر علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 0300-4484263

مرکز فاطمہ المعروف مسجد الرشید

92۔ سلیم بلاک اتفاق ٹاؤن منصورہ

الکرم لاؤنڈری سپیکر اینڈ ایمپلی فائر



نئے لاؤنڈری سپیکر کی مکمل  
ورائی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فصل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

محمد فیضان ربانی  
0343-6007696

فون نمبرز: 0300-6430029 055-4212804 4226706

عرصہ 47 سال سے مجبوروں کی خدمت میں پیش

گولڈن

مکمل ایمپلی فائر  
خود تیار کردہ  
دستیاب ہیں۔

ایمپلی فائر لاؤنڈری سپیکر (درجنز)

محاسبہ کے لئے خصوصی رعایت

ایمپورٹرز  
U.P.S

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آڈیو پر تیار کیے جاتے ہیں۔  
ہائیک مارشیلڈ اور مختلف سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزدنی گوجرانوالہ

0300-6430739  
055-4213430

ساجد اور مدد رسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹرز ایم اے کرام مغل (لاہور ٹیک)

پرسٹار

ایمپلی فائر لاؤنڈری سپیکر  
ایڈسٹریسٹ

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آڈیو پر تیار کیے جاتے ہیں۔  
ہائیک مارشیلڈ اور مختلف سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

0333-8294645  
055-4237974  
0312-7343693

حافظ آباد چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

2015

اعلان داخلہ

داخلہ کیلئے انفرادی انٹرویو  
11 تا 15 اگست

طالبات کیلئے مثالی پروگرام 2 سالہ

میٹرک، ایف اے، یابی اے پاس

محفوظ ماحول میں  
اعلیٰ دینی تعلیم اور  
عمدہ پیشہ وارانہ صلاحیتایف اے / بی اے  
ایم اےاسلامی علوم پر عبور  
عربی و انگلش میں مہارت  
اور کمپیوٹر ٹریننگ کے ساتھ

اسلام آباد کے بین الاقوامی ماحول میں اسلامک اسکالرز اور ماہرین تعلیم کے تعاون سے آئیڈیل تعلیمی پروگرام

اسلامی علوم کے ساتھ لاء، انگلش، عربی، آئی ٹی، ایجوکیشن، ٹرانسلیشن، آئی آر، صحافت وغیرہ میں روشن اسکوپ کیلئے

- انتہائی مناسب فیسیں
- یتیم / مستحق طالبات کیلئے اسکالرشپ
- پروگرام کے بعد باصلاحیت طالبات کیلئے فوری جاب
- بورڈ، یونیورسٹی اور وفاق سے امتحانات
- پردہ دار وسیع محفوظ ہاسٹل
- پنڈی اسلام آباد کیلئے ٹرانسپورٹ
- آغاز کلاسز 17 اگست

کوٹھی نمبر 15 - مین نیلم روڈ، جی ٹاؤن تھری، اسلام آباد

فون 03215152880 051-2250535

معهد اللغة العربیة

INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE - ISLAMABAD

رابطہ کیجئے

معجون تسکین دل



دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ

دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا

اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔ 1200 روپے

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔ وزن 500 گرام

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب اورک	درق غرقہ	خمر قرنی
آب بخی	آب بکس	شہد خالص	بہن سفید	عود ہندی
زعفران	مردارید	درق خلاء	کستور	بادرینج
ایریشم	گل سرخ	گل ناز	تھو کا سو	درق عقرنی
صندل سفید	طیاشیر	آب	بادرینج	سدرینج
کل فنی	الاجچی خورد	سیر باغی	بہن سرخ	

فیلز FOODS سٹار لائن ڈی گراؤنڈ سٹاپ کالونی اسلام آباد

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے  
وزن 600 گرام

فیصل

معجون قوت اعصاب زعفرانی

12133 اء کا کسیر مرکب



☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف

☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن

☆ ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگ موش	مغز بندق	آرد خرما	جوبر آهن
مصلی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سگھاڑا	کند چاندی
مردارید	دارچینی	اکر	الاجچی خورد	بج کا کج	شکوفہ اذخر
درق طلا	لوگ	مائی	الاجچی کلاں	بج مش بچ	33 اجزاء
درق فقرہ	گوند کیکر	چرمونکے	ترنجبین	مالچر	
مغز چنوزہ	مغز بادام	رس کواٹی	بہن سفید	گوند تیرہ	

پاکستان  
بھرمیں

فری

ہوم ڈیلیوری

0314-3085577

حضرت مولانا  
حافظ عطاء الرحمن عارضا  
کرپرست  
0300-4112356 (ناظم مرکز ضلع شیخوپورہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عظیم محمد شجری

سگو

2 سالہ درس نظامی کورس

حضرت مولانا  
ڈاکٹر محمد صدیق عارضا  
0321-6428024 (ناظم مرکز ضلع شیخوپورہ)

جامعہ محمدیہ

مختصر وقت میں زیادہ تعلیم  
کامل ترجمۃ القرآن مع مختصر تفسیر  
صحیح بخاری شریف  
صحیح مسلم شریف  
ترمذی شریف  
مشکوٰۃ شریف  
عربی کا معلم مکمل چار حصے  
قرآن پاک مشکل صیغوں کا حل  
اصول حدیث  
اصول تفسیر  
اصول فقہ اختصار کے ساتھ

صرف ونحو تسہیل النحو، تمرین النحو، ضیا النحو، علم النحو، کتاب النحو، علم الصرف، اصول صرف، علم الصیغہ، صفوۃ المصادر، قواعد صرف ونحو

300 احادیث (بخاری و مسلم) مختلف موضوعات پر زبانی یاد

10 شوال سے داخلہ جاری ہے  
ان شاء اللہ

حضرت مولانا  
محمد یعقوب صدیقی عارضا  
0321-8804947

الحمد للہ! دس سال سے 2 سالہ کورس جاری ہے جس سے فارغ ہونے والے طلباء پاکستان کے مختلف علاقوں میں امام و خطابت اور تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں

مولانا حافظ  
محمد طیب صدیق صاحب  
مولانا حافظ  
محمد ظہیر محمدی صاحب

شرائط وضوابط  
● حافظ قرآن یا مڈل پاس ● شناختی کارڈ اور سرپرست کا ہمراہ ہونا ● علاقے کے امیر یا خطیب کی تصدیق ● اپنا بستر ہمرا لائیں ● قیام و طعام کا بہترین انتظام ● اور طلباء کیلئے علاج و معالجہ کی فری سہولت میسر ہے

0321-8841248 ناظم جامعہ محمدیہ اہل حدیث  
0303-8841248 رکھ باؤلی مرید کے ضلع شیخوپورہ  
0302-4335129 حافظ امان اللہ محمدی





# جامعۃ تنویر القرآن

## اعلان داخلہ

بانی: مولانا محمد امین حلیم رحمہ اللہ  
مدیر: حافظ شفیق الرحمن بن مولانا محمد امین حلیم

30 شوال 1436ھ

بمطابق

16 اگست 2015

تک داخلہ جاری رہے گا

ذہین اور پوزیشن ہولڈر بچوں کے والدین کے لئے عظیم خوشخبری

وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق شدہ

آپ یقیناً چاہیں گے کہ آپ کا نونہال اسلامی ریسرچ سکالر، راسخ العقیدہ اور داعی الی اللہ ہو۔  
صاحب کتاب اور صاحب قلم ہو۔ اردو، عربی، انگلش زبان لکھنا، پڑھنا اور بولنا جانتا ہو تو  
جامعۃ تنویر القرآن سے بہتر کوئی انتخاب نہیں

### خصوصیات

درس نظامی کے ساتھ میٹرک سے ایم اے تک ریگولر معیاری تعلیم \* ثانویہ عامہ سے ثانویہ خاصہ تک کلاسز جاری \* علوم اسلامیہ و عصریہ  
میں ماہر محقق اور تجربہ کار اساتذہ \* 24 گھنٹہ کا مرتب ناظم شبیل اور طلبہ کی ہر وقت تعلیمی و تربیتی رہنمائی \* شاندار اور جامع لائبریری \*  
عربی انگلش لیٹنگ میچ لیب \* تعلیمی و تحریری اور تقریری مقابلوں کا اہتمام \* ریسرچ سکالرز اور ماہرین تعلیم سے استفادے کے لیے  
تربیتی پروگراموں کا انعقاد \* جسمانی فٹنس کے لیے ورزش اور کھیلوں کا انعقاد \* مطالعاتی و تفریحی نورز \* ماہانہ ٹیسٹ اور پروگرامس  
رپورٹ سے آگاہی \* حکومتی نظام تعلیم کے مطابق داخلہ اور تعلیمی دورانیہ \* آخری کلاس سے فارغ التحصیل طلبہ کا میرٹ پر مبنیہ  
یونیورسٹی میں داخلہ \* پوزیشن ہولڈر طلبہ کے لیے خصوصی انعامات اور تعلیمی وظائف۔

سہولیات  
شاندار تین منزلہ ہاسٹل \* پرسکون، خوبصورت کشتادہ ماحول \* تین وقت کا معیاری کھانا  
دھوبی حجام اور علاج معالجہ فری \* صاف شفاف پانی کے لیے جدید فلٹریشن پلانٹ۔

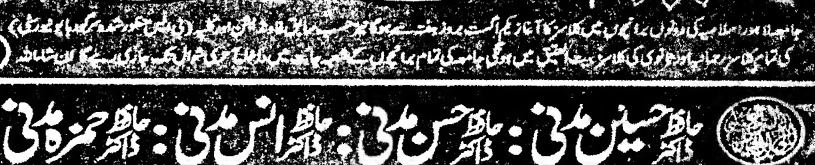
### شرائط

امیدوار منڈل پاس ہو اور حافظ قرآن کو ترجیح دی جائے گی \* داخلہ انٹری ٹیسٹ تحریری و زبانی انٹرویو کے ذریعے ہوگا۔  
اسناد و سرٹیفکیٹ اور ب فارم / شناختی کارڈ اور والد / سرپرست کے قومی شناختی کارڈ کی کاپی اور 2 عدد تصاویر ہمراہ لائیں۔

رابطہ: حافظ عبدالحفیظ مدنی 0302-4580611 قاری منزل محمدی 0321-4123170

قاری عطاء الرحمن ناصر 0331-4109616

جامعۃ تنویر القرآن حبیب پارک نزد ملتان چوکی ملتان روڈ لاہور







**BMA**  
Since 1952

A product of **BMA** Pharma

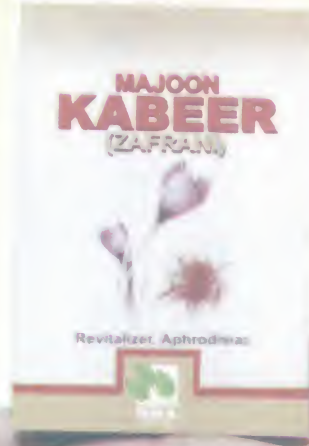
# MAJOON KABEER (ZAFRANI)

معجون کبیر (زعفرانی)

لیجئے  
جسم میں تازگی و توانائی  
کی اک نئی لہر

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے  
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے  
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے  
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے  
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے  
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

**BMA Pharma (Herbal)**

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



**BMA**  
Since 1952



محمد یحییٰ الحامدی

بانی جامعہ البانیہ و دوسالہ درس نظامی

جامعہ البانیہ

دوسالہ درس نظامی

داخلہ شروع ہو چکا ہے

آخری تاریخ

30 شوال

جدید طریقہ تدریس سے 8 سالہ درس نظامی صرف 2 سال میں مکمل

## نصاب سال دوئم

سمسٹر (1) (3 ماہ 10 دن)	سمسٹر (2) (3 ماہ)	سمسٹر (3) (3 ماہ 10 دن)
ترجمہ القرآن پارہ (13 تا 20)	ابوداؤد شریف (مکمل)	ترمذی شریف (مکمل)
بخاری شریف اول (2/3)	بخاری شریف دوم (1/2)	بخاری شریف دوم (1/2)
مشکوٰۃ (دوم) مکمل	مسلم (مکمل)	ترجمہ القرآن پارہ (21 تا 28)

## نصاب سال اول

سمسٹر (1) (3 ماہ 10 دن)	سمسٹر (2) (3 ماہ)	سمسٹر (3) (3 ماہ 10 دن)
حسن المسلم واصول تجوید واصول صرف	اصول حدیث اصول فقہ اصول تفسیر	ترجمہ القرآن پارہ (1 تا 12)
مختار الخو (1/2)	مشکوٰۃ (اول) 20 صفحات لفظی ترجمہ و ترکیب	بخاری شریف اول (1/6)
مختار الخو (1/2)	پارہ (29 تا 30) لفظی ترجمہ و ترکیب	مشکوٰۃ (اول) مکمل

### ضروری ہدایات

روزانہ تعلیمی دورانیہ 10 گھنٹے ہوتا ہے ☆ عربی گرائمر میں 80% اور دیگر مضامین میں 60% نمبر حاصل کرنا ضروری ہے ☆ جامعہ میں 15 روز پر ہر طالب علم کا تقریری مقابلے میں حصہ لینا ضروری ہوتا ہے ☆ تدریس کے دوران خدمت، ملاقات یا فون پر رابطے کی اجازت نہ ہوگی ☆ موبائل رکھنے کی اجازت نہ ہوگی ایمر جنسی کی صورت میں رابطہ کروایا جاسکے گا ☆ دوران تعلیم امامت و خطابت و ٹیوشن اور دیگر مصروفیت کا وقت ہی نہ ہوگا ☆ ادارے کی حدود سے باہر جلسوں میں آمدورفت پر پابندی ہوگی جسمانی سزا سے پرہیز جبکہ غیر اخلاقی اور غیر مہذب گفتگو پر خارج کر دیا جائیگا ☆ فن خطابت پر خصوصی مہارت دی جاتی ہے

### شرائط داخلہ

☆ حافظ قرآن یا کم از کم اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہوں  
☆ علاقے کے امیر یا خطیب کی تصدیق اور بستر ہمراہ ہو  
☆ سفید ٹوپی، دو عدد تصاویر اور والد کے شناختی کارڈ کی کاپی  
☆ ہاسٹل، میس اور علاج معالجہ کی فری سہولیت ہیں  
☆ مقررہ تاریخ، شرائط اور داخلے کے لئے اطلاع کیے بغیر  
☆ تشریف نہ لائیں

(بس سٹاپ فتح گڑھ ایجنسی چوک) جامعہ البانیہ (نزد گریں ہل فیکٹری) شتاب گڑھ سیالکوٹ

فون 0321-7145727 / 0304-1517504